بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقوال الصادقین

ترجمہ

منہاج العارفین

من تصنیف

بانی مسلمانی جناب حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ

مترجم

مولانا محمد قاسم شاہ صاحب بخاری

معہ

گلشن ہمدانیہ

(نعوت - مناقب)

شائع کردہ:- انجمن خادمانِ ہمدانیہ زیارت حضرت سید شاہ ہمدان خانقاہ معلی سرینگر

(کاتب غلام نبی کول ملارٹہ سرینگر)

(تاج پریس شمس واری سرینگر)

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحبہ وسلم۔

اما بعد

کشمیر کے اسلام پسند حضرات سیدالسادات حضرت میر سید علی ہمدانی قدس اللہ العزیز کے بہت زیادہ ممنون احسان اور مرہون منت ہیں کہ آپ ہی کے وجود باجود سے دارالکفر کشمیر دارالاسلام سے مبدل ہوا اور اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو آپ کے حقوق مسلمانان کشمیر پر ان گنت اور بے شمار ہیں۔ مگر وائے محرومی قسمت کہ ہم نے آپ کے احسانات کا ذرہ برابر حق ادا نہ کیا۔ خاص کر حضرت امیر کبیرؒ نے اپنے مقدس قلم سے بہت سی اہم کتابیں لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے انجمن تبلیغ اسلام کی طرف سے حضرت میر سید علی ہمدانیؒ پر کئی کتابیں لکھی ہیں اور خاص کر حضرت امیرؒ کی شہرہ آفاق مفید عام و خاص کتاب ذخیرۃ الملوک کو مع متن و اردو ترجمہ و استخراج احادیث کے تین باب چھپوا کر منظر عام پر لائے گئے۔ حضرت میر سید علی ہمدانی کی ایک عظیم تصنیف منہاج العارفین کو جو ایک سو بیاسی انمول نصیحتوں پر مشتمل ہے آج بفضل تعالیٰ خانقاہ معلیٰ کے واجب الاحترام ممبران انجمن خادمان ہمدانیہ اس کی طباعت کر رہے

ہیں۔ راقم الحروف نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور اس ترجمہ کا اقوال الصادقین اردو ترجمہ منہاج العارفین ہے۔ انجمن خادمان ہمدانیہ نے کتاب کے آخر میں چند مقدس نعوت۔ مناقب مبارکہ بھی ضم کئے ہیں جن کا نام "گلشن ہمدانیہ" رکھا ہے جس سے یہ کتاب نورٌ علیٰ نور ہوئی۔ بہرحال خانقاہ معلی اور حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کی علمی خدمات کرنا بڑی سعادت ہے جس کے قارردان مرحوم و مغفور خواجہ علی شاہ صاحب بچھ تھے۔ افسوس کہ وہ ہم میں بظاہر اس وقت موجود نہیں ہیں لیکن اُن کے جذبات و خدمات ہمارے سامنے ہیں اور موجودہ نوجوان اور جوشِ اسلام سے معمور خادمان خانقاہ معلیٰ زادہ اللہ شرفاً میری طرف اور انجمن تبلیغ الاسلام کی طرف سے ہدیہ تبرک کے مستحق ہیں کہ وہ ان دلوں میں ایسے پاک جذبات ہیں وَفقینا اللّٰہ تعالیٰ واِیاھم لما یُحِب ویرضیٰ عنا۔ اللہ تعالیٰ ان میں اضافہ فرمائے۔ آمین وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

طالب:۔ محمد قاسم شاہ بخاری
صدر انجمن تبلیغ الاسلام جموں کشمیر سرینگر

عرضِ ناشر

حضرت محبوبِ سبحانی، غوث صمدانی، بانی مسلمانی جناب حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے عربی اور فارسی میں تقریباً ڈیڑھ سو سے زیادہ کتابیں اور رسالے تصنیف کئے ہیں۔ ہر ایک کتاب اور رسالے کے عربی فارسی فقرے اور جملے توحید شناسی، عبادتِ حق، ذکر و فکر اور علم وغیرہ سے معمور ہیں۔ ان ہی انمول تصانیف میں سے رسالہ منہاج العارفین فارسی زبان میں تحریر کردہ رسالہ ہے جس میں ایک سو بیاسی (۱۸۲) برجستہ نصایح آمیز نکتے موجود ہیں جو آنجناب کی صوفیانہ روش، بلند خیالات، لطافتِ طبع کے زود نتائج ہیں۔ انجمن خادمانِ ہمدانیہ درگاہ حضرت شاہ ہمدان خانقاہ معلی سرینگر نے ارادہ کیا ہے کہ درج صدر رسالہ کو حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحؒ کے عرس مبارک کے موقعہ پر شائع کیا جائے تاکہ عامۃ المسلمین بالعموم محبانِ حضرت شاہ ہمدان اس سے مستفید ہو جائیں۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ مولانا محمد قاسم شاہ صاحب بخاری نے تحریر فرمایا ہے۔ خادمانِ زیارت حضرت شاہ ہمدانؒ نے اس سے قبل بھی وقتاً فوقتاً عامۃ المسلمین کو آپ کے ارشادات و کمالات سے متعارف کرایا ہے جن میں رسالہ ہمدانیہ، اورادِ عصریہ معہ ترجمہ بزبان اردو، مشارب الاذواق قابلِ ذکر ہیں۔

انجمن خادمان ہمدانیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جناب حضرت امیر کبیر میر سید علی

ہمدانیؒ کی جملہ تصانیف کو یکجا کر کے ان کا ترجمہ کرا کر شائع کیا جائے۔ اس سلسلے میں انجمن کے پاس آنجناب کے حسب ذیل رسالہ جات موجود ہیں جن کا اُردو ترجمہ کیا جائے گا۔

(۱) سیر الطالبین	(۲) مراۃ التائبین
(۳) رسالہ دہ قاعدہ	(۴) رسالہ تلقینیہ
(۵) رسالہ مشیۂ میریہ	(۶) رسالہ نوریہ
(۷) رسالہ مناجات اول و ثانیہ	(۸) رسالہ فتویہ
(۹) رسالہ ذکریہ	(۱۰) رسالہ فارسیہ
(۱۱) رسالہ ہمدانیہ	(۱۲) رسالہ وجودیہ
(۱۳) رسالہ اعتقادیہ	(۱۴) مشارب الاذواق
(۱۵) منقبت الجواہر	(۱۶) مودۃ القرابیٰ

علاوہ ازیں آنجناب کا عظیم شاہکار ذخیرۃ الملوک عرصۂ قدیم سے نایاب ہے۔ اس انمول نسخہ کے اُردو ترجمہ کی ایک مکمل جلد انجمن کو دستیاب ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ انجمن کے پاس روضۃ الکبرویہ فی الاسناد اور اوراد فتحیہ موجود ہیں۔ اگرچہ ذخیرۃ الملوک کے تین ابواب کا اُردو ترجمہ مولانا نجاری صاحب نے کیا ہے۔

انجمن خادمان ہمدانیہ کے آئندہ پروگرام میں اس عظیم شاہکار اور دیگر رسائل کو شائع کرنا مطلوب ہے۔ اس لئے انجمن علمائے کرام، مفتیان عظام، ائمہ مساجد، سجادہ نشین حضرات اور عامۃ المسلمین سے استدعا کرتی ہے کہ اگر اُن کے پاس

جناب حضرت امیر کبیرؒ کے تصنیف کردہ نسخے موجود ہوں تو وہ انجمن مذکور کو عاریت" یا ہدیتاً" دے کر مشکور فرماویں تاکہ ترجمہ کرا کر ان کو شایع کیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عامتہ المسلمین اس سے مستفید ہوں گے۔

دُعاگو

پیر علی محمدؐ ہمدانی عَلمبردار

صدر انجمن خادمان ہمدانیہ زیارت حضرت شاہ ہمدان

خانقاہ معلی۔ سرینگر۔ کشمیر

مختصر سوانح حیات

جناب حضرت امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی قدس اللہ سرہٗ العزیز

سیّد سادات سالارِ عجم — دست او معمار تقدیر اُمَم (اقبال)

مسلمانانِ کشمیر جتنا اس امر پر ناز کریں کہ اُن کے محسن، مرشد برحق جناب حضرت امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی ہیں، اُتنا ہی کم ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک ایک شخص نے ایک ایک قوم کی حالت بدل دی ہے اور ایسی بدل دی ہے کہ تاریخ خود حیران ہوئی ہے لیکن ان کا کام ابھی تازہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اُمتِ مسلمہ کے ایسے ہی برگزیدہ بزرگوں میں جناب حضرت امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی رضؓ ایک اہم شخصیت ہیں کشمیر میں با برکت اور نمایاں اسلامی انقلاب جو اس مردِ مومن اور مرد مجاہد اسلام سے پیدا ہوا ہے اس پر اگر قلم اٹھایا جائے تو کتب کی کتب لکھ کر بھی تشنہ طلبی بدستور قائم رہے گی۔ سچ یہ ہے کہ آنجناب کی با برکت اور برگزیدہ شخصیت آپ کے کمالات کارہائے نمایاں اور بین الاقوامی اسلامی مشن سے متعلق کچھ قلمبند کرنا بعید از عقل و دانش ہے بلکہ کارے دارد والا معاملہ ہے۔ البتہ یہاں تھوڑا کچھ آپکی سوانح حیات پر مختصر طور چند الفاظ میں تبرکاً تحریر کرنا باعث سعادت ہے۔

آپ کی ولادتِ باسعادت ــــ فجر کا وقت تھا ماہ رجب کی ۱۲ تاریخ ۷۱۴ھ

پیر کا دن تھا کہ آنجناب نے اپنی ولادت باسعادت سے کرۂ ارض کو مشرف فرمایا۔ آپ کی ولادت خاص ہمدان میں ہوئی جو اس زمانہ میں عراق کے حدود میں شامل تھا۔ یہ آپکی ذاتِ مقدس کی خیر و برکت کا اثر تھا کہ ایک غیر معروف شہر نے عرب و عجم میں درجۂ امتیاز پاکر عام شہرت حاصل کی۔ ولادت باسعادت کی تاریخ رحمت اللہ ۷۱۴ھ سے اخذ کی جاسکتی ہے۔ معصومیت اور لڑکپن کے زمانے سے ہی آپ کے پاکیزہ اوضاع واطوار اور فطری خصائل عیاں تھے جن کا عالم یہ تھا کہ جو کوئی آپ کو دیکھتا تعریف و توصیف سے رطب اللسان رہتا تھا۔

ستارہ ترا خط خوانده و ثنا گفتہ

فرشتہ روی ترا دیدہ دعا گفتہ

آپ کا مقدس شجرۂ نسب :- آپ کا سلسلۂ نسب ستارہویں پشت پر حضرت شاہ ولایت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے جاملتا ہے جو اس طرح ہے :-

جناب حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی ابن سید شہاب الدین ہمدانی ابن سید محمدؒ ابن سید علیؒ ابن سید یوسفؒ ابن سید شرف الدینؒ ابن سید محب اللہؒ ابن سید محمد جعفر ثانیؒ ابن سید جعفرؒ ابن سید عبد اللہؒ ابن سید محمد اول ابن سید علیؒ ابن سید حسنؒ ابن سید جعفر الحجہؒ ابن سید عبد اللہؒ زاہد ابن سید حسین الاصغرؒ ابن سیدنا امام زین العابدینؒ ابن سیدنا حضرت امام حسینؑ شہید کربلا ابن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔

اس طرح سے آپ کے ماموں صاحب حضرت سید علاؤ الدینؒ اپنے نسب کے لحاظ سے امام حسن کی ستارہویں پشت سے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آنجناب نجیب الطرفین

ہیں. حسینی بھی ہیں اور حسنی بھی۔ آنجناب کے والد ماجد حضرت سید شہاب الدین ہمدانیؒ ایک طرف سے زہد و تقویٰ کے بلند مقام پر فائز تھے اور دوسری طرف شہر ہمدان کے بہت بڑے رئیس تھے۔ آپ کو مرزبان کے نام سے فارس میں یاد کیا جاتا تھا۔ آپ کے اقارب بھی قابل احترام شخصیتوں کے مالک گذرے ہیں. ان میں جناب سید تاج الدین ہمدانیؒ اور سید حسین سمنانیؒ دو بڑے خدا رسیدہ بزرگ آپ کے چچیرے بھائی ہیں۔ آپ کے حالات زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے جبین مبارک پر لڑکپن کی زندگی میں ہی رشد و ہدایت اور تقویٰ شعاری کے آثار نمایاں تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی عام بچوں کی طرح کھیل کود اور لہو لعب سے رغبت نہیں تھی۔ آپ نے زمانہ طفولیت ہی میں قرآن مجید حفظ کیا حافظ قرآن بننے کے بعد اپنے ماموں سید علاؤ الدینؒ سے خاندانی روایات کے مطابق علوم و فنون کا استفادہ کیا۔ اس کے بعد آپ کے دل مبارک میں روحانی مدارج و مراتب حاصل کرنے کی بڑی تڑپ اور کشش پیدا ہوئی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ازل ہی میں چن لیا تھا۔ آپ کیلئے اس سلسلے میں پہلے ہی راستہ ہموار کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ کو وقت کے بلند پایہ مشائخ کرام کی صحبت اور فیوض و برکات حاصل ہوتی رہی. خاص کر شیخ رکن دین حضرت علاؤ الدولہؒ اور ان کے خلیفہ خاص ابو المعالی حضرت شیخ شرف الدین محمود مزدقانیؒ کی صحبت فیض اثر نے آپ کو پورے طور پر مستفید و مستفیض فرمایا۔ حضرت شیخ مزدقانیؒ کا سلسلہ طریقت حضرت شیخ نجم الدین احمد الکبریٰؒ سے ملتا ہے۔ اس طرح آپ کبروی ہیں اور یہ سلسلہ طریقت اس طرح ہے:۔

حضرت رسول مقبول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت خواجہ حبیب العجمیؒ، حضرت شیخ داؤد طائیؒ، حضرت شیخ معروف کرخیؒ، حضرت شیخ سری سقطیؒ، حضرت شیخ جنید ابو القاسم بغدادیؒ، حضرت شیخ ابو علی رودباریؒ، حضرت شیخ ابو العلی کاتب مصریؒ، حضرت شیخ ابو عثمان مغربیؒ، حضرت شیخ ابو القاسم گورگانیؒ، حضرت شیخ ابو بکر نساجؒ، حضرت شیخ احمد غزالیؒ، حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردیؒ، حضرت شیخ عمار یاسرؒ، حضرت شیخ نجم الدین احمد الکبریٰؒ، حضرت شیخ رضی الدین علی لالاؒ حضرت شیخ جمال الدین ذاکرؒ، حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمانؒ، حضرت شیخ رکن الدینؒ ——— علاؤ الدولہ سمنانیؒ حضرت شیخ شرف الدین محمود مزدقانیؒ علی ثانی جناب حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز۔

بارہ سال کی عمر میں ہی حضرت امیر کبیرؒ کے قلب مبارک پر عالم غیب کے اسرار روشن ہونے لگے تھے۔ چنانچہ اسی عمر میں آپ نے خواب میں ایک دفعہ دیکھا کہ حضرت رحمتہ للعالمینؐ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کے ساتھ ایک شاندار اور سر بفلک عمارت میں تشریف فرما ہیں۔ آپ نے حضور پُرنور کی طرف سے بڑھنے کی کوشش کی لیکن آپ وہاں تک نہ پہنچ سکے۔ اس پر حضورؐ نے آپ کی طرف مخاطب ہوکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اے فرزند! پیش من نمی توانی رسید تا پیش شیخ شرف الدین مزدقانی روی۔ یعنی اے فرزند تم اس وقت تک ہمارے نزدیک نہیں پہنچ سکتے ہو جب تک نہ حضرت شیخ شرف الدین مزدقانیؒ سے شرف تلمذ حاصل نہیں کرو گے۔

اس واقعہ تک آپ حضرت شیخ مرزوقانیؒ کے نام سے بھی واقف نہ تھے چنانچہ اس رویائے صادقہ سے آپ کے دل مبارک میں حضرت شیخ موصوفؒ کی ملاقات کی تڑپ پیدا ہوئی۔ کچھ مدت کے بعد آپ نے اپنے شفیق استاد کو تنہائی میں بیٹھ کر سر ہلاتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ سر مبارک کیوں ہلاتے ہیں؟ جواب ملا کہ یادِ خدا کرتا ہوں۔ آپ نے سوال کیا کہ یادِ خدا کرنے سے سر ہلانے کو کیا تعلق ہے؟ تو شفیق استاد نے جواب دیا برخوردار! مجھے اپنے پیر و مرشد کی اسی طرح اجازت ہے۔ آپ نے مرشد کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کا اسم گرامی حضرت شیخ شرف الدین محمود مرزوقانیؒ ہے۔ اتنا سننا تھا کہ آپ کو سابقہ رویائے صادقہ یاد آیا اور بے چین ہو کر شفیق استاد سے عرض کیا کہ مجھے بھی اس تعلیم سے بہرہ ور کیجیئے۔ چنانچہ استاد نے بھی نہایت مشفقانہ طریقے سے تعلیم دے کر بالواسطہ حضرت شیخ مرزوقانیؒ کا شاگرد بنا دیا۔ اس کیمیا اثر تعلیم سے تین دن کے اندر اندر آپ کے قلب مبارک پر اسرارِ غیب ہویدا ہونے لگے اور استاد سے عرض کی کہ اب مجھے بھی اس چشمۂ فیض تک پہنچا دیجیئے جہاں سے آپ نے اس مئے عرفان کو نوش فرمایا ہے۔ اس طرح سے آپ حضرت شیخ موصوف کے حلقۂ تلمذ میں شامل ہو گئے یہاں تک کہ ان کے منظورِ نظر اور خلیفۂ خاص بن گئے۔

زندگی کا یہ پہلا مرحلہ طے ہونے کے بعد آپ کو اپنے پیر و مرشد سے سیر فی الارض کا خط ارشاد ملا۔ آپ نے عرب و عجم ہندوستان، ماوراء النہر، ترکستان اور دوسرے بلادِ اسلامیہ کی سیر و سیاحت فرمائی۔ ہر مومن کا ایمان ہے کہ اس

کہا کوئی خاص وطن نہیں ہے ؎

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا اصفاہاں نہ دلی نہ سمرقند
(اقبال)

کچھ اس خیال سے اور کچھ اپنی روحانی ترقی کا دوسرا مرحلہ طے کرنے کے لئے آپ سیر عالم کے لئے گامزن ہوئے اور برابر اکیس[۲۱] سال اس صحرانوردی میں مصروف رہے۔ اس سفر میں آپ نے چودہ سو اولیائے کرام سے فیوض و برکات حاصل کئے اور ہر سمندر سے ایک ایک قطرہ جمع کر کے خود ایک بحر بیکراں بن گئے۔ اس جہاں گردی میں جہاں جہاں آپ نے اپنے قدم مبارک رکھے وہاں تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد شد و مد کے ساتھ جاری رکھا۔ دوران سیر و سیاحت جناب امیر کبیر نے مختلف ممالک کا معائنہ فرمایا لیکن مندرجہ ذیل تین بڑے ممالک قابل ذکر ہیں:۔

روم ایشیائے کوچک: یہاں کی آب و ہوا سردیوں میں سخت سرد ہوتی ہے اور راتیں عموماً زیادہ ہی سرد ہوتی ہیں اور پانی جم جاتا ہے۔ لیکن آنجناب کی نفاست اور طہارت کا یہ حال ہے کہ ہر رات بارہ[۱۲] بجے کے قریب غسل فرماتے، اور یاد خدا میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ برابر ایک بڑی مدت تک جاری رہا۔ آپ ایک پرانی مسجد میں قیام فرماتے۔ فقر کا یہ حال ہے کہ زاد راہ ندارد۔ لیکن اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام فرماتا ہے۔ جناب کے والد محترم کا آزاد کردہ غلام اشرفیوں کی ایک تھیلی پیش کرتے ہیں، اور آپ اللہ کے لئے جہاد میں بے فکر ہو کر کام کرتے ہیں۔ ع

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی (اقبال)

روم میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان باہم مذہبی نزاع سے صورت حال بہت ہی خراب تھی۔ آنجناب نے ایک کراماتی عمل سے اس نزاع کو نہ صرف دور کیا بلکہ مسیحیوں کے ایک بڑے گروہ کو گرویدہ اسلام بنا دیا۔ دائرہ اسلام میں داخل ہو کر یہ گروہ آپ کے عقید تمندوں میں شامل ہو گیا۔ اس مذہبی نزاع کی حقیقت یہ تھی کہ عیسائی اپنے نبی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی مافوق الفطرت فضیلت بلکہ الوہیت کے قائل ہو کر اس بات پر زور دے رہے تھے کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے ادھر سے مسلمان ان کی جزوی فضیلت تسلیم کر کے کلی اصول کی رو سے یہ جواب دیا کرتے تھے کہ جناب نبی کریم محمد عربی ؐ کے بعض امتیوں کو بھی یہ مقام حاصل ہے کہ وہ بھی انبیا بنی اسرائیل کی طرح یہ کام کر سکتے ہیں۔ وہ بھی مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں سے اس قسم کی باتیں سن کر عیسائیوں میں غضب کی آگ بھڑک اٹھی۔ لیکن ساتھ ہی وہ اس فیصلہ پر رضامند ہوئے کہ اگر ایک ایسا معجزہ کوئی دکھلا دے تو دین اسلام کی حقانیت تسلیم کرنے میں کوئی درنگ نہیں کریں گے۔

فریقین نے یہ واقعہ اس متفقہ تصفیہ کی صورت میں حضرت امیر کبیر قدس اللہ سرہٗ کے پاس پیش کیا۔ آپ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مجمعے میں حاضر ہوئے اور انہیں کسی مردہ کے پیش کرنے کی تجویز فرمائی۔ بالآخر ایک پرانے مقبرے پر سارے لوگ حاضر ہوئے تو آپ نے ایک پرانی قبر پر کھڑے ہو کر

فرمایا "قُم باذن اللہ" مردہ نئی زندگی پاکر کھڑا ہوا۔ یہ کرامت دیکھ کر عیسائیوں کا ایک بڑا گروہ کلمۂ توحید سے سرشار ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوا اور آپ کے حلقۂ ارادت میں پناہ لی۔

زیارت حرمین شریفین:۔ وقت آیا کہ آپ نے حرمین شریفین کے وفورِ شوق سے عرب کا ارادہ فرمایا۔ راستہ ریگ زاروں سے ہوتا ہوا مکہ جاتا تھا۔ آپ کچھ زادِ راہ لیکر رختِ سفر باندھ گئے۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ ریگستان کے قریب آپکی پونجی ختم ہوئی۔ لیکن آپ کو کوئی تشویش حق نہیں ہوئی بلکہ آپ توکل اور تسلیم کے پیکر مجسم نظر آنے لگے۔ ایسا خدائی انتظام ہوا کہ عقل دھوکہ کھاتی ہے ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی (اقبال)

ہندوستان کا سفر:۔ کچھ مدت گذر جانے کے بعد آخر میں ہندوستان کا ارادہ فرماتے ہی سفر کی تمام مشکلات کو عبور کرتے ہوئے جزیرہ سراندیپ پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں پر حضرت آدم علیہ السلام کی آرام گاہ کی زیارت فرماتے ہیں۔ اس کے بعد ہندوستان میں ورود فرماتے ہیں۔ گویا اب آپ زندگی کا دوسرا مرحلہ طے کرنے کے بعد اپنی زندگی کے تیسرے مرحلے میں قدم ڈال گئے۔ تحصیل علوم و فنون اور حقیقی تربیت روحانی نے آپ کی ہستی میں کمال پختگی پیدا کرکے آپ کی شخصیت کو جامع بنا دیا۔ تیسرا مرحلہ تحریک اسلامی کا تھا جس کا آغاز آپ نے کشمیر میں فرمایا اسی لئے آپ کشمیر میں بانی اسلام کے لقب سے مشہور ہوئے یعنی ۔ آپ بانی

مسلمانی۔ میر سید علی ہمدانیؒ۔

کشمیر میں جناب کا ورودِ مسعود۔ بانی مسلمانی حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس سرہٗ تین مرتبہ کشمیر میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ پہلی مرتبہ آپ سلطان شہاب الدین کے زمانۂ حکومت ۷۷۴ھ میں تشریف فرما ہوئے۔ اور یہاں مرکزِ اسلام کی بنیاد ڈال دی۔ اس وقت یہاں شاہی خاندان اور چند گھرانے مسلمان بن چکے تھے۔ دوسری مرتبہ آپ نے سلطان قطب الدین کے عہدِ حکومت میں سات سو سادات کے ہمراہ نزولِ اجلال فرمایا۔ ان سارے سادات کو گاؤں گاؤں میں تبلیغِ اسلام کرنے کے لئے بھیج دیا۔ اس وقت اسلام کشمیر میں محنتِ شاقہ اور مسلسل جدوجہد کا مطالبہ کرتا تھا۔ سلطان کا اپنا یہ حال تھا کہ نام کا تو وہ مسلمان تھا کلمہ گو، لیکن بیک وقت دو سگی بہنیں نکاح میں تھیں۔ مذہبی زندگی کا یہ حال کہ سلطان ہوتے ہوئے روزانہ کالی شوری کے مندر پر حاضری دیتا تھا۔ آپکی نظرِ کیمیا اثر سے نہ صرف اصلاحی امور کی طرف متوجہ ہوا بلکہ دعوتِ اسلام کو وسیع تر بنانے میں کمربستہ ہو گیا۔ کشمیر میں جگہ جگہ اسلام کی شمعیں روشن ہونے لگیں۔ میر سید علی ہمدانیؒ اب دور دراز مقامات کا دورہ فرمانے لگے اور اسلام کی روشنی پھیلانے میں سعیِ پیہم کو جانفشانی کے ساتھ جاری رکھا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنا دیا۔ وادی میں اسلام کی مضبوط بنیاد ڈالکر چھ ماہ کے بعد لداخ کی راہ لی۔ وہاں سے ترکستان، کاشغر اور چین کا دورہ فرماتے ہوئے جگہ جگہ کفرستان کو نورِ اسلام سے روشن کر دیا۔

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا
مُسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا (اقبالؔ)

تیسری مرتبہ آپ نے ۷۸۵ھ میں اس خطۂ بے نظیر کو ورودِ مسعود فرمایا۔ مقصد دین کے استحکام اور اتمام کا تھا۔ اس دفعہ آپ لگ بھگ چھ ماہ یہاں قیام پذیر رہے اور اس دوران شہر شہر، گاؤں گاؤں ہی نہیں بلکہ خانہ بخانہ تشریف لے جاکر دینِ اسلام کو لوگوں کے دلوں میں راسخ فرمایا۔ عام باشندگانِ کشمیر کی پوری زندگی کو بدل دیا۔ ان کے خیالات، افکار، اعمال و کردار، اشغال و اذکار، ان کی معاشرت، معیشت، ان کی تعلیم و تربیت، سیاست اور عدالت، غرضیکہ ان کی انفرادی، اجتماعی زندگی سرتاپا اور یکسر بدل دی۔ سچ یہ ہے کہ آپ کی طفیل سب سے عظیم بے خون (BLOOD LESS) اسلامی انقلاب آیا۔ آپ نے شریعت، طریقت کی تحریک کو جاری و ساری رکھنے کے لئے سادات کی جماعت اطراف و اکناف میں بھیجدی۔ آپ نے جا بجا مساجد، خانقاہیں اور تبلیغی مراکز قائم کئے جن میں خانقاہِ معلّیٰ سرینگر، خانقاہ والا، خانقاہ کبرویہ، خانقاہ ترال، ڈورو، خانقاہ پلوامہ، خانقاہ سوپور اور خانقاہ لداخ مشہور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری اور باطنی کا درس دینے کے لئے درس گاہوں کا انعقاد کیا۔ حرمین شریفین کے ارادہ سے اپنے مخصوص رفقاء کے ہمراہ پکھلی کے راستہ سے رخصت ہوئے۔ جب یوسف زئی کے علاقہ میں پہنچے تو غرہ ذی الحجہ ۷۸۶ھ کو بدن مبارک میں کمزوری محسوس ہوئی۔ پانچ دن متواتر کچھ تناول نہ فرمایا۔ پانچویں دن شام کو صرف پانی کے چند گھونٹ نوش فرمائے یہاں تک کہ ذی الحجہ ۷۸۶ھ کی

چھٹی شب میں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یا اللہ۔ یا رفیق۔ یا حبیب کا ورد کرتے ہوئے آپ کی روحِ مقدس عالمِ لاہوت کی طرف پرواز فرما گئی۔ إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

آپ کے جسدِ مبارک کو آپ کے عقیدتمندوں نے آپ کے خلیفۂ خاص جناب شیخ قوام الدین بدخشی رح کے مبارک ارشاد پر جمادی الآخر ۷۸۷ھ میں یعنی چھ ماہ کی پیدل مسافت کے بعد ختلان پہنچایا، جہاں آپ اپنے والدِ بزرگوار جناب سید شہاب الدین ہمدانی رح کے مزارِ پُرانوار میں آسودۂ آرام فرما ہوئے۔ آپ کا یہ روضۂ اقدس مرجعِ خاص و عام ہیں۔ دُور دراز شہروں سے عقیدتمند لوگ جوق در جوق آکر اس روضۂ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

خانقاہِ معلیٰ سرینگر

خانقاہِ معلیٰ سرینگر یعنی خانقاہِ شاہِ ہمدان، کو کشمیر کی خانقاہوں میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں پر صوفیائے کرام کے لئے حضرت امیرِ کبیر میر سید علی ہمدانی رح نے ایک تربیتی کورس کا اہتمام فرمایا ہے جس کی بدولت سالکین کو علم و عرفان کی منزلیں طے کرنے کے بعد سندِ فراغت حاصل ہو جاتی ہے۔ خانقاہ شاہِ ہمدان کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہ پوری وادی میں اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ دین کا عظیم مرکز ہے۔ آنجناب رح نے یہاں پر اس مشن کا آغاز فرمایا تھا جس کا چمکتا ہوا آفتاب فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا اور جس نے اپنی نورانی کرنوں سے پوری دنیا کو روشن کیا۔

خانقاہ فیض پناہ چشمہ ہدایت اور علم و عرفان کا وہ منبع ہے جس سے مسلمانانِ کشمیر آج بھی برابر فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔ یہی وہ مقدس اور بابرکت جگہ ہے جہاں پر حضرت بانی اسلام نے ہزاروں غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں لایا اور ان کے قلوب کو علم و عرفان سے معمور فرمایا۔ حق یہ ہے کہ یہ اہل کشمیر کے لئے ملجا و ماویٰ ہے۔ یہاں پر ہی اہل کشمیر کو دینی فیوض کے علاوہ سیاسی، اقتصادی اور معاشی شعور حاصل ہوا۔ اس درگاہ عالیہ میں روح کو راحت اور دل کو سکون میسر ہوتا ہے۔

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز جب کشمیر میں تشریف فرما ہوئے اپنے ساتھ وہ تبرکات لائے جن کو علم مبارک کہتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ ان کو غزوات میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جناب حضرت امام حسین رضؓ نے بھی میدانِ کربلا میں ان کو اپنے ہمراہ لیا تھا۔ حضرت امیر کبیرؒ ان تبرکات کو اپنے ہمراہ یہاں لائے اور خانقاہ فیض پناہ میں موجود ہیں۔ کبھی کبھی یہ تبرکات عید گاہ لے جاکر وہاں پر نوافل ادا کرکے اور کسی وقت نیم شبانہ درگاہ خانقاہ معلی کا گردش کر کے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اس سے ابتلا سے نجات مل جاتی ہے۔
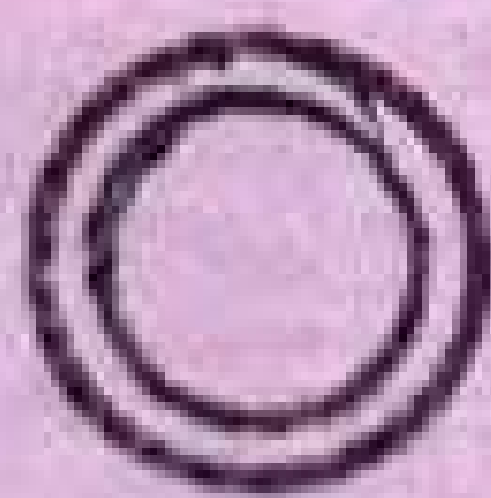
مِنہاجُ العارفین

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ

حمد بیحد و ثنائی بیحد آفریدگار را کہ سینۂ عارفاں مخزن اسرار خود ساختہ و لوح دل محباں از غیر خود پاک بشستہ و درود وافر بر جاں پاکیزۂ خلاصۂ موجودات خواجۂ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کہ بہ تشریف وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ شرف و مخصوصیت و بر ہمہ یاراں و پیرواں او صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ ۔ بداں اے عزیز وَفَّقَکَ اللّٰہُ بما تحب و یرضیٰ کہ ایں چند سخن از کلام اہل معرفت جمع آوردہ شد و منہاج العارفین نام نہادہ آمد تا مگر از خواندن و شنیدن ایں کسے را فایدہ باشد ۔

ترجمہ :- بے شمار حمد اور لاتعداد تعریف اس پیدا کرنے والے خدا کے لیے زیبا ہے جس نے بزرگانِ دین کے سینوں کو اپنے پوشیدہ رازوں کا خزانہ بنایا ہے اور اپنے دوستوں کے دلوں کی تختیاں غیروں کے تصور سے اچھی طرح دھوئیں اور بے شمار درود و سلام نازل ہو اس پیغمبر کریمؐ پر جو تمام موجودات و مخلوقات کا خلاصہ اور سردار ہیں۔ جن کا نام مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (ہم نے آپ کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے) کی خلعت سے مشرف اور مخصوص بنایا اور درود و سلام

ہو آپ کے دوستوں، پیروی کرنے والوں اور خاص کر آپ کے اہل بیت اور صحابۂ کرام پر۔

اَمّا بَعدُ

اے میرے عزیز! اللہ تعالیٰ تم کو ایسے کاموں کی توفیق دے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور جن سے وہ خوش ہوتا ہے، اچھی طرح جان لو کہ یہ اہل معرفت اور بزرگانِ دین کے چند زریں اقوال ہیں، جن کو میں نے ایک جگہ جمع کر کے ایک رسالہ کی تشکیل دی ہے اور اس کا نام منہاج العارفین رکھا ہے اس سے ہمارا مقصد صرف اتنا ہے کہ اس کے پڑھنے اور سننے سے کسی کو کچھ فائدہ پہنچ جائے۔ وباللہ التوفیق

(۱) زنہار بغیر حق اعتماد نہ کنی تا پشیمان نہ شوی

اگر پشیمانی سے بچنا چاہتے ہو تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو

(۲) از حق غافل مباش تا شیطان بر تو راہ نیابد

اگر چاہتے ہو کہ شیطان تجھ پر چھا نہ جائے تو خدا تعالیٰ سے غافل نہ ہو۔

(۳) بہ ہیچ چیز مغرور مشو تا ہلاک نہ گردی

ہلاکت سے خلاصی چاہتے ہو تو کسی چیز پر مغرور نہ ہو جاؤ۔

(۴) دل را خالی کن تا راحت یابی

اپنے دل کو غیر اللہ سے خالی کرو تو آرام پاؤ گے۔

(۵) در کارِ حق باش تا کارِ تو ساختہ گردد
خدا تعالیٰ کے کام (عبادت) میں لگے رہو تو تمہارے کام خود بخود آسان ہوں گے۔

(۶) بجُز حق دوست مگیر تا خستہ نگردی
خدا کے سوا کسی کو اپنا دوست مت بناؤ تا کہ ذلت نہ اُٹھانا پڑے۔

(۷) در کارِ دُنیا اہتمام اندک کن تا کفایت یابی
دنیا کے کاموں میں بہت کم لگے رہو تو دنیا سے بے نیازی حاصل ہوگی۔

(۸) دِل بکسی مبند تا زیاں نکنی
نقصان سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے ساتھ دِل مت لگاؤ۔

(۹) کس را عیب مکُن تا بہ عیبِ خود مبتلا نہ شوی۔
کسی کی عیب جوئی نہ کرتا کہ اپنے عیبوں میں اُلجھ نہ جاؤ گے۔

(۱۰) در تنگی ہا صبر کُن تا فرح یابی۔
اگر فرحت چاہتے ہو تو سختیوں پر صبر کرو۔

(۱۱) طمع از دل دُور کن تا خوار نہ گردی۔
لالچی مت بنو ورنہ بے عزت ہو جاؤ گے۔

(۱۲) نیکی اندیش تا ہمہ نیک پیدا آید۔
اپنے دل میں اچھی باتیں سوچو تو اس سے بہتری پیدا ہوگی۔

(۱۳) از ہمہ نومید شو تا امید بر آید۔
سب لوگوں سے ناامید ہو جاؤ تاکہ تمہاری امید بر آئے گی۔

(۱۴) کار با خلاص کن تا در حال خیر یابی
پورے اخلاص سے کام کرو تو فوراً اچھا نتیجہ بر آمد ہوگا۔

(۱۵) غم دنیا مخور تا تباہ نشوی۔
دنیا کا غم مت کھا تاکہ تباہ نہ ہو جاؤ گے۔

(۱۶) آزار کس مخواہ تا اماں یابی۔
امن و امان چاہتے ہو تو کسی کے درپئے آزار نہ رہو۔

(۱۷) گنہ بر کس منہ تا در گنہ نیفتی۔
کسی پر گناہوں کی تہمت نہ باندھ تاکہ گناہوں میں نہ پڑو گے۔

(۱۸) کس را بہ حقارت منگر تا خوار نہ شوی
رسوائی سے بچنا چاہتے ہو تو کسی کو حقارت سے نہ دیکھ۔

(۱۹) از جہت دنیا اندوہگین مباش تا پریشان نگردی۔
دنیا کی پریشانی سے بچنا چاہتے ہو تو دنیا کے لئے غمگین نہ ہو جاؤ۔

(۲۰) قدر نعمت بہ شناس تا از تو باز نستاند
اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو تاکہ تم سے زوال نعمت نہ ہو جائے۔

(۲۱) از ہمہ جدائی کن تا بہ حق برسی

خدا رسیدہ بننا چاہتے ہو تو سب سے الگ رہو۔

(۲۲) غم فردا مخور تا امل کوتاہ شود

کل کی فکر نہ کر تاکہ تمہاری امیدوں کا دایرہ کم ہو جائے۔

(۲۳) مرگ را یاد کن تا دل بہ دنیا نگراید۔

موت کو نہ بھول تاکہ تمہارا دل دنیا کی طرف مائل نہ ہونے پائے۔

(۲۴) ترک دنیا گیر اگر لقمہ حلال خواہی۔

اگر حلال رزق چاہتے ہو تو دنیا کے دھندوں میں کم پڑو۔

(۲۵) توقع از کس مکن تا عزت یابی۔

اگر عزت درکار ہے تو کسی سے اپنی امیدیں وابستہ نہ کر۔

(۲۶) فروتنی کن تا بہ بزرگی برسی۔

نرمی کرو تو بزرگی ملے گی۔

(۲۷) در خود مبین تا مردود نگردی

اپنے تئیں نہ اتراو ورنہ مردود ہو جاؤ گے۔

(۲۸) از خلق عزلت گیر تا بحق انس یابی۔

اللہ کی دوستی چاہتے ہو تو لوگوں سے یک سو ہو جاؤ۔

(۲۹) شکرِ حق بجا آر اگر نعمت دین و دُنیا خواہی۔
اگر دین و دنیا کی نعمتیں چاہتے ہو تو خدا تعالیٰ کا شکر کر۔

(۳۰) ایمن مباش تا اماں یابی
امن و امان چاہتے ہو تو لاپروا نہ ہو۔

(۳۱) با حق باش تا عیش جاودانی یابی۔
خدا کے ساتھ وابستہ رہو تاکہ تم کو دائمی زندگی کے ساتھ ہمکنار ہو جاؤ گے۔

(۳۲) خدمت بزرگان کن تا بہ بزرگی برسی۔
اپنے بڑوں کی خدمت کر تو بڑائی حاصل ہو گی۔

(۳۳) صبر پیشہ گیر اگر عافیت می خواہی۔
اگر عافیت چاہتے ہو تو صبر اپنا شیوہ بناؤ

(۳۴) خود را بحق بسپار تا بہ ساماں برسی۔
اپنی ذات کو خدا کے سپرد کر تو تیری حاجتیں پوری ہوں گی۔

(۳۵) چنگ در دامن صاحب دولتاں زن اگر دولت خواہی
اگر سعادت چاہتے ہو تو باخدا لوگوں کے دامنوں کو تھام لو۔

(۳۶) آہستہ رو تا ماندہ نہ شوی۔
میانہ روی اختیار کر تاکہ عاجز نہ ہو جاؤ گے۔

(۲۷) خود را ہیچ قدر مَنہ تا با قدر گردی
اپنے آپ کو بڑا نہ جان تاکہ تمہاری قدر بڑھے گی۔

(۲۸) اَز صُحبت اہل دنیا بہ پرہیز تا تاریک دل نہ شوی
اہلِ دنیا کے تعلق سے بچو، ورنہ سیاہ دل ہو جاؤ گے۔

(۲۹) دَر حق بین تا از حق فانی نہ گردی
خدائی صفتوں پر غور کر تاکہ اُس سے جدائی نہ ہو جائے

(۳۰) قناعت کن اگر توانگر خواہی
اگر توانگری درکار ہے تو قناعت کر۔

(۳۱) ہمت بلند دار تا قیمت بیفزاید
اپنی ہمت بلند رکھ کہ تیری قیمت بڑھے گی۔

(۳۲) بہ حرف کس انگشت مَنہ تا مُواخذ نہ گردی۔
کسی کی صحیح بات پر اعتراض نہ کر ورنہ تجھ سے اس کی باز پُرس ہو گی۔

(۳۳) اختیار کوشش کُن تا رہ یابی۔
اپنی جد و جہد جاری رکھ تو مقصد حاصل ہو گا۔

(۳۴) حریص مَباش تا خوار نہ گردی۔
لالچی مت بن ورنہ ذلت ہو گی۔

(۴۵) توفیق از حق بیں تا غرہ نہ شوی
نیک کاموں کی توفیق خدا سے دیکھ تاکہ مغرور نہ ہو جاؤ گے۔

(۴۶) کردار خوز را قدر منہ تا با قدر گردی۔
خود اپنے کردار کو اونچا نہ سمجھو۔ اس سے تم کو عزت ملے گی۔

(۴۷) دل بہ کس مدہ تا زباں زدہ نہ شوی
اپنا دل کسی سے نہ باندھو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۴۸) در کس مبین اگر معرفت داری
اگر خدا کی معرفت حاصل ہے تو کسی کی طرف التفات نہ کر۔

(۴۹) باہمہ مفلس شو اگر محبت خواہی
اگر محبت چاہتے ہو تو سب سے بے آس ہو جاؤ۔

قال الحریری رحمۃ اللہ
ولا ترج الودّ ممّن یری اَنّکَ محتاجٌ اِلیٰ فلسہٖ (دفنفکر)

(۵۰) بر در باش تا بکشایند
عبادت کے ذریعہ خدا کا دروازہ کھٹکھٹا تاکہ تیرے لئے اس کے کھولنے کا حکم ہو

(۵۱) دربند چیزے مباش تا آزاد شوی۔
آزادی چاہتے ہو تو کسی چیز کی فکر میں نہ پڑ۔

(۵۲) بصدق طلب تا بیابی
سچے دل سے مانگ کہ پا سکو گے۔

(۵۳) حرمت نگاہ دار تا محترم گردی
اپنی آنکھ کو بد بینی سے پاک رکھ تاکہ باعزت بن جاؤ گے۔

(۵۴) خود را درمیاں مبیں تا بہ معرفت برسی
اپنی ہستی کا حجاب درمیاں سے اٹھاؤ تو خدا کی پہچان نصیب ہوگی

(۵۵) خوش خوی باش تا عزیز گردی۔
خوش اخلاق رہو تاکہ محبوب بنو گے۔

(۵۶) سودائے پیشہ گیر کہ دراں سود کنی۔
اپنی تجارت کا پیشہ پکڑو جس میں تم کو فائدہ ہو۔

(۵۷) خشم فرو خور تا راحت یابی۔
غصہ پی جاؤ کہ فرحت پاؤ گے۔

(۵۸) مسکین باش تا مقبول گردی
مسکین بن کر رہو تو مقبول بنو گے

(۵۹) کارے کن کہ عاقبت پشیماں نہ شوی
ایسا کام کر جس کے نتیجے میں پشیمان نہ ہونا پڑے۔

(۶۰) دُرعیبِ خودِ فروشو اگر در کاری۔

اگر تو باکار ہے تو اپنے عیبوں کو گہری نظر سے دیکھ۔

(۶۱) کارِ دیگراں کن اگر بے کاری۔

اگر تمہارا اپنا کوئی کام نہیں تو دوسروں کا کام کر۔

(۶۲) با ہمہ نرمی کن تا از دشمن برہی۔

سب کے ساتھ نرمی کرتا کہ تو دشمن سے چھٹکارا پائے۔

(۶۳) بر نعمتِ کس حسد مکن تا عافیت یابی

کسی کی خوش حالی پر حسد مت کر، اس سے سلامتی پاؤ گے۔

(۶۴) بار ہمہ کش تا محترم گردی

محترم بننا چاہتے ہو تو سب کا بوجھ اٹھاؤ

(۶۵) بر زیر دستاں شفقت کن تا آسائش یابی

ماتحتوں اور بیکسوں کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ تاکہ آرام میسر ہو۔

(۶۶) بسُودِ اندک بسندہ کن تا برکت یابی

تھوڑے سے فائدہ پر کفایت کر کہ برکت پاؤ گے

(۶۷) آہستگی کن تا شیطان بر تو ظفر نیابد۔

جو کام کرو گے وقار اور سنجیدگی سے کرو، ورنہ شیطان تجھ پر غلبہ پالے گا۔

(۶۸) دلہا را دریاب تا خوشنودی حق یابی۔
خدا کی خوشنودی چاہتے ہو تو مخلوق کی خدمت کرو۔

(۶۹) بد خواہی ترک دہ تا عیش بر تو تلخ نہ گردد۔
اگر اپنی زندگی کو تلخیوں سے بچانا چاہتے ہو تو کسی کا دشمن نہ بن۔

(۷۰) در معاملت سخت مپیچ تا خستہ نہ گردی
دنیاوی معاملوں میں زیادہ نہ الجھ، ورنہ خستہ اور رنجیدہ ہو جاؤ گے

(۷۱) با ہمہ آسانی کُن تا برہی
سب کے ساتھ آسانی کر تا کہ خلاصی پاؤ گے۔

(۷۲) دیگراں را از خود بہتر خواں تا از خود خلاصی یابی۔
دوسروں کا نام عزت سے پکار، تاکہ غرور اور پندار سے بچو گے۔

(۷۳) درشتی بگذار تا نزدیک ہمہ دشمن نہ شوی۔
سخت رویہ چھوڑ دے تاکہ سب کا دشمن نہ بنے۔

(۷۴) با ہمہ یار باش اگر مرد راہی
سب کا یار ہو اگر تو مردِ راہِ حقیقت ہے۔

(۷۵) از خود طلب کُن اگر جوانمردی
اگر تو جوانمرد ہے تو اپنی ذات کے سوا کسی دوسرے سے کچھ نہ مانگ۔

(۷۶) حق را یاد کن تا دِل ویران نہ شود
خدا کی یاد میں رہو تاکہ تیرا دل ویران نہ ہو۔

(۷۷) درماندگاں را دریاب تا در تا درنمانی
عاجزوں کی خبر گیری کرو تاکہ تم خود عاجز نہ ہو جاؤ گے۔

(۷۸) دَرگذار تا از تو دَرگذارند۔
لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا اپنا شیوہ بناؤ تاکہ تم سے بھی وہ درگذر کریںگے۔

(۷۹) از اُفتادگاں مگذر تا دَرنیفتی۔
بے بسوں کو نہ چھیڑو تاکہ تم بھی بے بس نہ ہو جاؤ گے۔

(۸۰) سرائے دُنیا تیز مبین تا کور نہ شوی۔
دُنیا کی سرائے فانی کی طرف تیز نہ دیکھ ورنہ اندھا ہو جاؤ گے۔

(۸۱) ہر جا مرو تا لنگ نگردی
ہر جگہ مت جاؤ تاکہ لنگڑا اور بے عزت نہ ہو۔

(۸۲) جُز حق میندیش اگر طالبی۔
اگر تو خدا طلب ہے تو اپنے دل میں اس کے سوا کسی کا خیال مت لاؤ۔

(۸۳) خلاف را ترک دہ تا سلامت باشی۔
مخالفت کو ختم کرو تو سلامت رہو گے۔

(۸۴) اَز حکم سر متاب تا عاصی نشوی
خدا اور رسول کے حکم سے منہ نہ موڑ تاکہ گنہگار نہ ہو جاؤ گے۔

(۸۵) اُفتادہ را دریاب تا دستگیر یابی۔
طاقتور ہونا چاہتے ہو تو کمزور کی مدد کر۔

(۸۶) با ہر کس منشین تا تباہ نگردی
ہر ایک کے ساتھ نہ بیٹھ تاکہ تباہ نہ ہو جاؤ گے۔

(۸۷) ترک لذت گیر اگر لذت خواہی۔
اگر حقیقی لذت پانا چاہتے ہو تو ظاہری لذتوں کو رخصت کرو۔

(۸۸) انصاف خلق بدہ تا ستمگار نہ شوی،
لوگوں کے ساتھ انصاف کر تاکہ ظالم نہ ہو جاؤ گے

(۸۹) آں کار کن کہ حق پسند و آں پسندی کہ حق کند تا مقصود
صرف وہ کام کر جو خدا تعالیٰ پسند کرے اور خدا تعالیٰ کی پسند پر راضی ہو جاؤ۔ یہی مقصود

برسی
تک پہنچنے کا راز ہے

(۹۰) با کس مستیز تا از گنہ برہی۔
کسی سے مت جھگڑو تاکہ گناہ سے خلاص ہو جاؤ گے

(۹۱) آنکس کہ با تو بدی کند با وی نیکی کن تا قدر بیفزاید

جو تجھ سے بدی کرے تو اُس سے نیکی کر کہ اس سے تیری عزت بڑھ جائیگی۔

(۹۲) بیدار باش تا دُزد در خانہ نیاید۔

بیدار دل ہو جا تا کہ اس گھر (دل) میں چور نہ گھس جائے۔

(۹۳) بار چنداں گیر کہ بمنزل رسانی۔

اتنا بوجھ اٹھاؤ کہ منزل مقصود تک پہنچ سکو گے۔

(۹۴) با قافلہ رَو کہ رہزناں بسیار اند۔

قافلہ کے ساتھ چل کہ لٹیرے بہت ہیں۔

(۹۵) ہمرہ طلب کُن کہ دشمناں ہمراہ اَند۔

اچھا ساتھی ڈھونڈ کہ دشمن تیرے ساتھ ہیں۔

(۹۶) سر برین در نہ یا برو سر خود گیر۔

اس دروازہ پہ سر رکھ کر اس کا فرماں بردار بن جاؤ ورنہ جو چاہے وہ کر

(۹۷) سر بیفگن تا جنگ برخیزد۔

قضا و قدر کے سامنے سر تسلیم خم کرلے تو جنگ و جدال خود بخود ختم ہوگی۔

(۹۸) یک کار پیش گیر تا تمام شود۔

ایک کام اختیار کر تا کہ وہ پورا ہو جائے۔

(۹۹) سر بر خطِ فرمان نہ۔ بندہ خود خواہ مباش تا محروم نہ شوی۔
خدا تعالیٰ کا حکم قبول کر خود پسند بندہ نہ ہو ورنہ محروم ہو جاؤ گے۔

(۱۰۰) دوستی آں بہ کہ از برائی خدا بوُد۔
دوستی وہ اچھی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔

(۱۰۱) خواجگی از سر فرود آر تا بر خوری۔
اپنی بڑائی کا سودا سر سے نکال تو فائدہ پاؤ گے۔

(۱۰۲) بارِ خود بہ کسے منہ تا عزیز مانی۔
اگر تو محبوب بننا چاہتا ہے تو اپنا کام خود کر اور کسی اور پر اپنا بوجھ مت ڈال

(۱۰۳) بزرگی بر ہیچ کس مکن تا خوار نہ گردی۔
اپنی بڑائی کسی پر نہ جماؤ ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔

(۱۰۴) جاں را نذر باز اگر صادقی۔
اگر سچے مسلمان ہو تو جانباز بن جاؤ۔

(۱۰۵) کس را بہ طمع کسے مستائے تا گرفتار نگردی۔
طمع کی وجہ سے کسی کی تعریف نہ کرو ورنہ گرفتارِ بلا ہو جاؤ گے۔

(۱۰۶) در دریا فرو رو تا گوہر یابی
سمندر کی تہہ تک غوطہ لگاؤ تاکہ موتی پاؤ گے۔

(۱۰۷) تیر بلا را ہدف شو اگر دوست می خواہی

خدائی آزمائشوں کے تیروں کا نشانہ بن جاؤ اگر اپنے حقیقی دوست کو چاہتے ہو۔

(۱۰۸) رہبر طلب اگر رہ روی۔

اگر دوستانِ خدا کے طریقہ پر چلنے والے ہو تو پہلے راستہ دکھانے والے کو ڈھونڈو۔

(۱۰۹) راہ خرابہ گیر اگر عاشقی

مشکلات اور دشواریوں کو اپناؤ اگر سچے عاشق ہو۔

(۱۱۰) یک سودا کُن تا سُود کُنی۔

ایک ہی خیال اپنے دل میں لاؤ تاکہ اس کا بھرپور فائدہ اٹھاؤ گے۔

(۱۱۱) خود رامباش با خدا باش۔

اپنی فکر میں نہ ہو خدا کے ساتھ ہو۔

(۱۱۲) اندیشہ بیہودہ از دل دور کُن تا پریشان نہ شوی۔

اپنے دل سے بیہودہ خیالات نکالو ورنہ پراگندہ ہو جاؤ گے۔

(۱۱۳) خود پسند مباش تا پسندیدہ گردی۔

خود پسند نہ ہو تاکہ سب کے نزدیک پسندیدہ ہو جاؤ گے۔

(۱۱۴) خود را رنجہ دار تا راحت یابی۔

اپنے آپ کو کام اور مشقت میں رکھ تاکہ فرحت پاؤ گے۔

(۱۱۵) پند بشنو تا سود کنی

بزرگوں کی نصیحت سنو تو فائدہ میں رہوگے۔

(۱۱۶) خود را گم کن تا بجویند

اپنے آپ کو کھو ڈالو تاکہ تم کو ڈھونڈیں گے۔

(۱۱۷) بکوش تا بیابی۔

کوشش کرو تاکہ مطلب براری ہو۔

(۱۱۸) سر متاب اگر صادقی۔

اگر سچے ہو تو منہ نہ موڑو۔

(۱۱۹) در مالا یعنی مشغول مشو تا حسرت نخوری۔

بیہودہ باتوں میں منہمک نہ ہو جاؤ ورنہ پشیمان ہو جاؤ گے۔

(۱۲۰) نفس را استوار مدار کہ دروغ گوئیست

نفس کو استوار نہ رکھ۔ جھوٹا پن ہی ہے۔

(۱۲۱) دل پاس دار کہ ہرگز خلاف نہ کند۔

اپنے دل کی حفاظت کر تاکہ غلطی نہ کرے۔

(۱۲۲) پناہ بحق گیر تا خلاص یابی۔

اللہ تعالیٰ کی پناہ لے تاکہ خلاصی پاؤ گے۔

(۱۲۳) مدحِ کس مکن چوں عاقبت نمیدانی ۔
کسی کی تعریف نہ کر جبکہ تم کو اس کے انجام کی خبر نہیں ۔

(۱۲۴) وقت را بشناس اگر صرافی ۔
وقت کو پہچان اگر تو با سلیقہ ہے ۔

(۱۲۵) نقد را پاش اگر قلاشی ۔
محبوبِ حقیقی پر نقد جان نثار کر اگر تیرے پاس ظاہری نقد نہ ہو ۔

(۱۲۶) طمع از خلق بردار تا محتاج نہ گردی ۔
لوگوں سے کوئی لالچ نہ رکھ تاکہ محتاج نہ ہو جاؤ گے ۔

(۱۲۷) نفس را پاس دار تا بجائے برسی
اپنے نفس کی حفاظت کر تاکہ کسی اچھے مقام تک پہنچو گے ۔

(۱۲۸) ہوائے نفس را خلاف کن اگر دلاوری ۔
اگر تو بہادر ہے تو نفسانی خواہشات کے ساتھ جنگ کر ۔

(۱۲۹) سر در گریبانِ خود فرو بر تا عیب جو نہ شوی ۔
سر کو اپنی جیب میں ڈال یعنی اپنے عیبوں پر نظر رکھ تاکہ دوسروں کا نکتہ چین نہ بنو گے

(۱۳۰) بضاعتِ دنیا را خریدار مشو تا زیاں نہ کنی ۔
دنیاوی سازو سامان کا خریدار نہ بن ورنہ نقصان اٹھاؤ گے ۔

(۱۳۱) اختیارِ خود را گوشۂ نہ تا مختار گردی۔

اپنے اختیار کو محدود سمجھ تاکہ با اختیار ہو جاؤ گے۔

(۱۳۲) سودائے کُن کہ حق سُود آں باشد۔

ایسی تجارت کرو جس سے نفع میں خدا حاصل ہو۔

(۱۳۳) با گُم شدگاں بنشیں مگر کہ گُم شوی

باخدا انسانوں کے ساتھ تعلق رکھ، شاید تو بھی نیک بنے۔

(۱۳۴) پاسِ انفاس دار اگر بیداری۔

اگر بیدار ہو تو اپنی سانسوں کی حفاظت یعنی سانسوں کے چڑھتے اترتے وقت ذکرِ خدا کر

(۱۳۵) دلہارا دریاب اگر ہوشیاری

اگر ہوشیار ہو تو دلوں کو پالے (خدمتِ خلق کر)

(۱۳۶) بضاعتے خریداری کُن کہ حق خریدار آں بود۔

اس سامان کو خرید لو جس کا خریدار خدا ہو

(۱۳۷) حاجتِ خود جُز حق بر مدار تا بر آید

اپنی حاجت صرف اللہ کے سپرد کر تاکہ وہ پوری ہو جائے۔

(۱۳۸) ہمہ حال با ادب باش تا رہ یابی۔

ہر حال میں با ادب رہو تاکہ راہِ حق کا نشان پاؤ گے

(۱۳۹) با دوستاں چنداں اُلفت کُن کہ خود را فراموش کنی

اپنے دوست (خدا) کے ساتھ ایسا لگاؤ رکھ کہ اپنے کو بھول جاؤ گے۔

(۱۴۰) قدرِ خویش بشناس تا باقدر گردی۔

اپنا مرتبہ خود پہچان لے تاکہ صاحب عزت ہو گے۔

(۱۴۱) کار با اندیشہ کُن تا زیاں نہ کنی

کام سوچ کر کرو تاکہ نقصان نہ اٹھاؤ گے

(۱۴۲) از حق شرم دار تا در گنہ نیفتی۔

خدا سے شرم کرو کہ گناہ میں نہ پڑو گے۔

(۱۴۳) بیگانہ را از حق یاری خواہ تا نُصرت یابی۔

اجنبیوں کے لئے خدا سے مدد مانگ کہ اس کی مدد پاؤ گے

(۱۴۴) کارِ امروز بفردا حوالہ مکن تا بہ حسرت در نمانی۔

آج کا کام کل پر نہ ڈال تاکہ حسرت میں نہ پڑو گے۔

(۱۴۵) وقتِ کار دریاب تا کارِ تو بسازد۔

کام کا وقت پاؤ اس سے تمہارا کام ٹھیک ہوگا۔

(۱۴۶) حدِ ہر چیز را نگہ دار تا در فتنہ نیفتی۔

ہر چیز کی حد کا خیال رکھ کہ امتحان میں نہ پڑو گے۔

(۱۴۷) بیگانہ را اندروں مگذار اگر غیرت داری۔
اگر تو غیرتمند ہے تو اجنبی کو اندر مت آنے دو

(۱۴۸) بحق بگریز تا از دشمن خلاص یابی۔
خدا کے پاس بھاگو، دشمن سے خلاصی پاؤ گے

(۱۴۹) دل را بہر اندیشہ مقید مکن تا در نمانی۔
اپنے دل کو ہر قسم کے خیال و فکر کا پابند نہ بناؤ تاکہ تھک نہ جاؤ گے۔

(۱۵۰) یک ہمت کن تا جمعیت یابی۔
پوری ہمت سے کام لو کہ دل کو اطمینان ملے گا۔

(۱۵۱) اندیشہ ہائے بسیار را از دل دور کن تا بہ سامان شوی۔
بہت سی فکروں کو دل سے نکالو کہ باساز و سامان ہو جاؤ گے۔

(۱۵۲) علم ناوانی مخوان اگر توانائی۔
اگر طاقتور ہو تو خشک دماغوں کا علم نہ سیکھ۔

(۱۵۳) خود را گنگ ساز تا گویا گردی۔
اپنے آپ کو گونگا بناؤ کہ سخنداں ہو جاؤ گے۔

(۱۵۴) شب بیدار باش تا بوئی محبت یابی۔
شب زندہ دار ہو کہ محبت کی بو پاؤ گے

(۱۵۵) با خود ہمہ محنت ہست تا دانی

اگر جانو گے تو اپنے ساتھ جو کچھ بھی ہے وہ سب باعث تکلیف ہے

(۱۵۶) نفس را در کار دار تا وے ترا در کار دارد

نفس کو خدا کے حکم پر مشغول رکھ تاکہ وہ تم کو کام میں رکھے گا۔

(۱۵۷) درد حاصل کن تا درمان یابی

سوزِ عشق حاصل کر تاکہ دوا پاؤ گے۔

(۱۵۸) دست از گدائی مدار اگر گنجہا داری

فقر حقیقی سے دستبردار نہ ہو اگرچہ تو بظاہر کتنا ہی توانگر کیوں نہ ہو۔

(۱۵۹) از عیب رواں چشم پیش گیر تا عیب خود مشاہدہ کنی۔

لوگوں کی عیب جینی سے اپنی نگاہیں ہٹاؤ کہ خودبخود اپنے عیب مشاہدہ کروگے

(۱۶۰) رنج بادیہ اختیار کن تا بہ کعبہ برسی۔

صحرانوردی کی تکلیف اختیار کر تاکہ کعبۂ حقیقی تک پہنچو گے۔ اَلسَّفَرُ وَسِیْلَۃُ الظَّفَر (سفر کامیابی کا ذریعہ ہے)

(۱۶۱) بے یار شو تا یار بیابی ــ بے یار ہو جاؤ تاکہ اصلی یار پاؤ گے۔

(۱۶۲) راز خود با کس مگوی تا گنج یابی

اپنا راز کسی کو نہ بتاؤ تاکہ خزانہ پاؤ گے۔

(۱۶۳) زباں کس میندیش اگر سود خواہی۔

اگر فائدہ چاہتے ہو تو کسی کے در پئے آزار نہ ہو۔

(۱۶۴) بیکس باش تا بے کس نہ شوی۔

دنیا سے الگ ہو جاؤ تاکہ خدا کے ساتھ منسلک ہو جاؤ گے۔

(۱۶۵) بے خود باش چوں با خلق باشی تا زیاں نہ کنی

جب لوگوں کے ساتھ ہو گے تو بے غرض رہو تا کہ نقصان نہ کرو گے۔

(۱۶۶) بے ہمہ باش چوں با حق باشی تا رہ یابی

جب تم خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے تو سب سے الگ ہو جاؤ تا کہ راستہ پاؤ گے

(۱۶۷) صحبت با نیکاں کن اگر کار نیک می خواہی

نیک کام کی خواہش رکھتے ہو تو نیکوں کی صحبت اختیار کرو

(۱۶۸) بعجز اقرار کن تا در نعمانی

خدا کے حضور میں اپنی بے بسی کا اقرار کر پھر بے بس نہ ہو گے۔

(۱۶۹) از ہمہ بیگانہ شو اگر یگانہ۔

اگر تم باکمال ہو تو سب سے اجنبی ہو جاؤ۔

(۱۷۰) بے رہبر نہ رو تا راہ گم نہ کنی۔

مرشد کے بغیر مت چلو تا کہ صحیح راستہ کھو نہ جاؤ گے۔

(۱۷۱) راستی ورزتا برہی

سچائی اپنا شیوہ بناؤ تاکہ نجات پاؤگے۔

(۱۷۲) با بدخویاں نیک خو باش تا زبان زدہ نہ شوی

بدخلقوں کے ساتھ خوش خلق ہوجاؤ تاکہ گھاٹے میں نہ پڑوگے

(۱۷۳) خاموش باش تا برہی

بے ضرورت مت بولو کہ خلاصی پاؤگے۔

(۱۷۴) کارِ خود پنہاں دار تا قیمت گیرد۔

اپنے مقصد کو چھپائے رکھ تاکہ اس کا وزن بڑھ جائے

(۱۷۵) آزارِ کس مخواہ تا آزردہ نہ شوی۔

کسی کو تکلیف دینے کی خواہش نہ کرو تاکہ خود پریشان نہ ہوجاؤ

(۱۷۶) با دوستانِ خدا آشنائی کن کہ عاقبت سود کنی

دوستانِ خدا کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط بناؤ تاکہ انجامِ کار بہتر ہو۔

(۱۷۷) با ہیچ چیز قرار مگیر اگر محبت داری۔

اگر خدا کے ساتھ محبت رکھتے ہو تو ما سوائے اللہ کے ساتھ دل نہ لگاؤ

(۱۷۸) سود و زیاں خود نمی دانی ازاں سبب پریشانی۔

تم اپنے نفع نقصان سے بے خبر ہو اس لئے پریشان ہو

(۱۷۹) دل بر جائے دار اگر می توانی تا راحت یابی

اگر تم سے ہو سکے تو دل ایسی جگہ پر لگاؤ کہ آرام پاؤ گے۔

(۱۸۰) خود جائے منہ تا بجائے برسی

اپنے لئے بڑائی کی کوئی جگہ نہ رکھ تا کہ کسی اونچی جگہ پر پہنچ جاؤ گے۔
یعنی من تواضع للہ فقد رفعہ اللہ

(۱۸۱) قطرہ را خورد منگار اگرچہ دریائی

معمولی چیز کو حقیر نہ سمجھ اگرچہ تو دریا ہے۔

(۱۸۲) با گدایان منشین اگرچہ سلطانی

مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اگرچہ تو بادشاہ ہے۔

استدعا

اس کتاب رسالہ "اقوال الصادقین معہ گلشن ہمدانیہ" میں اگر کسی قسم کی غلطی رہ گئی ہو آپ سے استدعا ہے کہ اس کی نشاندہی کر کے انجمن کو مطلع فرماویں تاکہ اس کی درستی کی جا سکے۔

خیر اندیش :- پیر غلام محمد عنایتی
نائب صدر انجمن خادمان ہمدانیہ زیارت شاہ ہمدان سرینگر

ملنے کا پتہ :- خانقاہ معلیٰ سرینگر۔

گلشنِ ہمدانیہ

مناجات

از:- حضرت شمس تبریز رحؔ

مَالِکَ المُلکُ لاشَرِیکَ لَه	وَحدَہٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُو
عاشقاں جان و دل نثار کُنند	بَر درہ لَا اِلٰہ اِلَّا ہُو
مُصطفیٰ یافت در شبِ معراج	خلعتِ لَا اِلٰہ اِلَّا ہو
صوفیاں گر بہشت می طلبند	ذکر شاں لَا اِلٰہ اِلَّا ہو
باغباں قدیم لم یزلی	صِفتش لَا اِلٰہ اِلَّا ہو
طوقِ لعنت فگند بر ابلیس	غیرتش لَا اِلٰہ اِلَّا ہو
مومناں را نعیم شُد روزی	برکتش لَا اِلٰہ اِلَّا ہو
خوشش درختی است درمیان جنان	میوہ اش لَا اِلٰہ اِلَّا ہو
شمس تبریز گر خدا طلبی	خوش بخواں لَا اِلٰہ اِلَّا ہو

یَا صَاحِبَ الجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ البَشَر	مِن وَجهِکَ المُنِیرِ لَقَد نُوِّرَ القَمَر
لَا یُمکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّهٗ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نعت رسولؐ

(ڈاکٹر علامہ اقبالؒ)

ہر کہ عشق مصطفٰےؐ ساماں اوست
بحر و بر در گوشۂ داماں اوست

سوز صدیقؓ و علیؓ از حق طلب
ذرۂ عشق نبی از حق طلب

زاں کہ ملت را حیات از عشق اوست
برگ ساز کائنات از عشق اوست

در دل مسلم مقام مصطفٰےؐ است
آبروئے ماز نام مصطفٰےؐ است

نعت شریف

از:- جامیؒ

یا رسولؐ ہاشمی قربان نامت جانِ من
جانِ من جانانِ من با جملہ فرزندان من

از شعاعِ نورِ پاکِ تو منور یا رسولؐ
دیدۂ من سینۂ من قلب من قلبان من

حضرت یعقوب می گوید فدایت یا رسولؐ
دیدۂ من یوسف من مصر من کنعان من

بندہ کم طاعتم از لطف آزادم بکن
خواجہ من سید من شاہ من سلطانِ من

خاک راہ رہ رواں را راہِ عشقت یا رسولؐ
سرمۂ من دیدۂ من چشم من چشمان من

یا رسولِ ابطحی باب السلام روضہ ات قبلۂ من کعبۂ من دینِ من ایمانِ من
سجدۂ پاکت کہ باشد در قیامت یا رسول راحتِ من رحمتِ من ابرِ من نیسانِ من
یک تکلم زاں دو لعلِ شکریں فرما کہ ہست قوتِ من قوتِ من یاقوتِ من مرجانِ من

چشم دارد جامیِ مسکین کہ فرمائی قبول
گریۂ من نالۂ من آہِ من افغانِ من

نعت شریف

از: جامی رح

جہاں روشن است از جمالِ محمدؐ ارم تازہ گشت از وصالِ محمدؐ
بوصف رخش والضحیٰ گشت نازل چو واللیل بر زلف و خالِ محمدؐ
خوشش آں مجلس و مسجد و خانقاہے کہ در وے بود قیل و قالِ محمدؐ
محمدؐ بود پادشاہِ حقیقی ہمہ پادشاہاں گدائے محمدؐ
بود در جہاں ہر کسے را خیالے مرا از ہمہ خوش خیالِ محمدؐ
برہ ئے زمیں گشت سردارِ عالم ہر آنکو شدہ پائمالِ محمدؐ
بصدق و صفا میتواں گشت جامی غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ

نعت شریف (از چہل اسرار)

قبلۂ دل آفتابِ روی اوست کعبۂ جاں خاکِ راہِ کوی اوست

چون ز زلفش گشت عالم مشکبوی
دوستی این و آن بر بوی اوست

کفر و دین و نور و ظلمت در جهان
از رخ ماه و شب گیسوی اوست

تیر باران بلا بر هر که هست
از کمان پر خم ابروی اوست

هر گرفتاری که اندر عالم است
از کمند زلف عنبر بوی اوست

هر گلی کو راست در باغ وجود
آب حیوان همه از جوی اوست

ناله های بیدلانش هر سحر
بر دریغ زند نقد رندی اوست

آتشی کاندر میان جان ماست
از فروغ نرگس جادوی اوست

جز غمش درمان نه بینم در جهان
کاین کمان لطف بره روی اوست

هر ذره عالم گر شود زیر و زبر
میل رنجوران هجرش سوی اوست

چند گردی گرد هر در اے علی
مرهم این ریش از داروی اوست

نعت شریف

از: چہل اسرار

ای شده نور خدا از مه روی تو پدید
خرم آنکس که درین عید مه روی تو دید

بخرابات فنا محو شود در لمعات
از می عشق تو یک جرعه هر آنکس که چشید

توتیا خاک شود در نظر همت او
آنکه در دیده ز خاک در تو سرمه کشید

چون مه نو شده انگشت نما در همه جا
پشت هر کس که به بوسیدن پای تو خمید

شده از طالع فرخنده سرافراز جهان
آنکه از صدق ارادت برکاب تو دوید

بعلائی نظرے کن زسر صدق و صفا
کہ بجائے نرسد بے نظر پیر مرید

منقبت

از حضرت شیخ یعقوب صرفی رح

ایں ہمدانی ہمہ دانی زہد — معرفت سرّ نہانی دہد
یعنی اگر باشدت ایں آرزو — از در شاہ ہمدانی بجو
وَھُوَ امام العرفاء بالیقین — زبدۂ اولادِ شہِ مرسلین
مفخر اربابِ ولایت علی — رہبر اصحاب ہدایت علی
آں ہمداں مولد و ختلاں وطن — شیوۂ او طے زمین و زمن
مہر منیرے کہ ز بطحیٰ ظہور — یافتہ و کردہ بہ یثرب عبور
از ہمداں نور روی آمد پدید — عاقبت آں نور بختلاں رسید
بلکہ ثانی ہمداں را بگو — یثرب ثانی شدہ ختلاں ازو
کعبۂ دل راکہ بود صد حجاب — ہست بہ فتحیۂ او فتحیاب
در روش او چلۂ سالکان — آمدہ رہبر بسوی لامکان
آمدہ از یک چلہ اش صد ہزار — سرّ نہانِ ازلی آشکار
تیر سلوک از چلہ گردد رواں — بے چلہ کے تیر رود از کماں
در چہلہ شد طینت آدم تمام — بے چلہ موسیٰ نہ رسیدہ بکلام

در چلہ سرے است ز رب جلیل — کاں نہ شود مدرک عقل عقیل
ورنہ بچل روز نپرداختی — حق بدمے آں ہمہ را ساختی
ہر کہ کند دولت معنی طلب — خلوت صوری بود آنرا سبب
ورنہ شہ اہل نبوّت چرا — گوشہ نشیں گشت بکوہ حرا
خود تو بگو فطرت شخصی دگر — بہ بود از فطرت خیر البشر
کے شودش شاہد معنی قریں — صورت او تا شدہ خلوت نشین
آمدہ القصہ بہ رفع تتق — ایں روش پاک اول الطرق
گرچہ دو صد راہ سوی مطلب است — راہ امام ہمدان اقرب است
وہ چہ نکو راہی و خوش رہبرے — رہبر ما در رہ دین حیدرے
ہمچو علی دانش ربانیش — زاں لقب آں علی ثانیش
چوں بہ علی نسبتش آمد تمام — ہم بحسب ہم بہ نسب ہم بہ نام
از رہ تعظیم نباشد عجب — گر علی ثانیش آمد لقب
ظاہر از و سرِ علی و ولی — بل ہو سرٌّ لابیہ العلی
ہست بریں نکتہ دلیل قبول — اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیہ از رسول
سلسلۂ او کہ در آئین عشق — آمدہ زنجیر مجانین عشق!
بستہ ایں سلسلہ آبای من — چوں دل دیوانہ شیدای من
عرفی مسکین کہ ہوا خواہ اوست — از دل و جاں بندۂ درگاہ اوست
چوں اب و جد خواندہ بلوح الست — ابجد عشقش کہ بدل نقش بست

زدلم جان غم عشقش وطن کرد چوں جاں زدلم دل زبدن

جان و دلم خالی ازیں غم مباد

باز فزوں زمبدم و کم مباد

منقبت از جناب صرفی

دریں رہ مرشد حقانی آمد
کہ ثانی علی آمد

علی ثانی آں سید کہ نیکوست
بروں آرندہ مغز دل از پوست

علی ثانی آں سلطان اعظم
علی نام و ز اولاد علی ہم

بہ محرم بودن راز نہانی
علی مرتضیٰ را اوست ثانی

چو اسرار علی از وے عیاں شد
علی ثانی او را نام ازاں شد

خلافت از وے او را بے قصور است
اگر ثانیش مے گویم چہ دور است

امام العارفین و قطب الاقطاب
علیؑ با بہا را گشتہ بواب

رساند در دماغ تو سحر گاہ
نسیم روضۂ من کنت رو لاہ

کند آگاہ ہت از راز درونی
کہ آمد مظہر سر سلونی

براہ لو کشف دانا و بینا
دلش پر نور ما از مدت یقینا

بحمد اللہ کہ ما را پیشوا اوست
براہ عشق ما را مقتدا اوست

ہمیشہ با غم عشقش دلم شاد
زغم ہائی دو عالم جانم آزاد

جز ایں غم صرفیا ہمدم مبادت
الٰہی بیش باد و کم مبادت

امیداست آنکہ این غم آخرکار | کند زاسرار پنہانت خبردار
عراقش مولد و ما بہ ختلان | کہ دارد مدفن آں قبلۂ جان
ہمیگویند سپہر ربع مسکون | بصورت از زہ کثرت کردہ افزون
بمعنی در نور دید بیکدم | ہمہ روئے زمین نہ آسمان ہم
دلے منزل گہش عرش نہ فرش | مساوی گشتہ اور افرش تا عرش
تنش زیر زمیں چپیدہ اما | گرفتہ خود بر اوج نہ فلک جا

منقبت از خواجہ حبیب اللہ نوشہری رح

ای پادشاہ با حشم | یا شاہ ہمدان المدد
وی دافع ظلم و ستم | یا شاہ ہمدان المدد
محبوب حق الحق توئی | نور نبیؐ برحق توئی
بر اولیاء رونق توئی | یا شاہ ہمدان المدد
اسلام را بانی توئی | بانی مسلمانی توئی
بیشک علی ثانی توئی | جدت شہید کربلا
نامش حسین مجتبیٰ | اے شافع یوم الجزا "
ہمہ دان فریادی ہمے | از سوز دل ناداہ دمے
لادن ہمے، یادن ہمے " | باللہ ثرہ رستوی چھم نہ کاہنہ
واللہ چھوہم پشت و پناہ | للہ کرم حاجت روا "

کوتاہ تھکے چانوی بجر ۔ یہ نہ چانہ لبو دینن تھزر
بُت خانہ ہر جایہ پیہ پتھر ۔ یا شاہ ہمدان المدد
برتل چھو سے آمُت گدا ۔ کینہ تھاو تم راہِ خدا
چھک دون جہانن پادشاہ ۔ یا شاہِ ہمدانِ المدد
دینس کرتھ یاری ستہ پاہ ۔ نبین ژہ کرُن تے ہر جا
ہی گو تعزّمتن تشاء " ۔ ژوہ من شتن پیرن ژہ گوک
اسرار حقن منز سنیوک ۔ ازاولیا رہمہ دان بنیوک "
دریاوہ ایرہ ناوہ پچھم ۔ بوبھ لاگتم سوی برانت چھم
درگاہہ چانے گژھہ نہ کم " ۔ کشیر را آباد کُن
از درد و غم آزاد کُن ۔ بہر خدا دلشاد کُن "
آباد کن، آباد کُن ۔ از ہر غمم آزاد کُن
دلہائے غمگین شاد کُن ۔ یا شاہِ ہمدان المدد
آمد جبینی زیر در ۔ اے بادشاہ بحر و بر
آمد توئی شمس و قمر ۔ یا شاہِ ہمدان المدد

منقبت شریف حضرت امیر کبیرؒ از: خواجہ حبیب اللہ نوشہریؒ

مُذہبُ العشقِ مذہبٌ واحدٌ ۔ مذہب عشق چھوی کنئوی مذہب
اذھب اذھب الیہ یاذاھدٌ ۔ تور کن لار لے نکو مشرب

لَیسَ لِلعَقلِ اِجتِهَادٌ فِیهِ
اَتھ اندر عقلہ اجتہاد چھُونہ

لَیسَ لِلنَّقلِ اِعتِمَادٌ فِیهِ
نقل کرنس تہ اعتماد چھُونہ

اِنَّمَا الحَالُ لَهُمَا مَنظُورٌ
اَتھ اندر اہل حال آئے منظور

اِنَّمَا القَالُ لَهُمَا مَهجُورٌ
قال قال وٹن اتھ پیو دور

دَولَةُ العِشقِ دَولَةُ الکُبرٰی
دَولت عشق زان بڈ دولت

حَصَلَ الکُبرَوِی مِنَ الکُبرٰی
کبُروی سلسلہ چھُ تمی وَت

یُنتِجُ القَضِیَّةَ مِنَ الکُبرٰی
بوڈ نتیجہ دیئی رہ کُبرٰے

لَا یَجِی هٰذِہٖ مِنَ الصُّغرٰی
زانہہ لبکھنہ ژہ از رہ صُغرٰے

اَلطَّرِیقُ الهُدٰی طَرِیقَتُنَا
چھُ ہدایت ہمیشہ سانی وَت

تَتَجَلّٰی بِهَا حَقِیقَتُنَا
از طریقت حقیقت وحدت

کَیفَ لَا کَیفَ لَا کَذَا وَکَذَا
کیا زہ آسہ مان تقوٗد تقوٗد شان

وَالاَمِیرُ الکَبِیرُ دَاخِلُهَا
چھُ امیر کبیرہ سندی تی ہان

مَا الاَمِیرُ اَمِیرُنَا البَانِی
دین اسلامکوی سو بانی آوُ

مَا العَلِی عَلِیُّنَا الثَّانِی
تس امیرس علی ثانی ناوُ

ذَاتُہٗ کَانَ مِثلُ ذَاتِ اَبِیهِ
سوی تہند ذات مثل ذات پدر

صِفَةُ الاِبنِ بِالصِّفَاتِ شَبِیهُ
آل سند وصف رت رتی سنان زلپسر

ظَاهِرًا کَانَ اَعلَمَ العُلَمَا
ظاہری عالمن تمی سردار

بَاطِنًا کَانَ اَعرَفَ العُرَفَا
باطنی عارفن تمی سالار

فَيضُہٗ ظَاہِرٌ عَلَى العَالَمِ
فَضلُہٗ شَائِعٌ بَنِى اٰدَمِ
رَحمَۃٌ لِلمُحِبِ سِلسِلَتُہٗ
عَلَى الاَعدَاءِ تِلكَ زِلزِلَتُہٗ
فَاِذَا زُلزِلَ بِزِلزَالِ
اَخرَجَ الاَرضُ كُلَّ اَثقَالِ
اَلحَيَاتُ الحَيَاتُ مَشرَبُہٗ
اَلمَمَاتُ المَمَاتُ مَذہَبُہٗ
اِشرَبُوا فِيہِ اَيُّہَا العُرَفَا
اِطرَبُوا عَنہُ اَيُّہَا العُرَفَا
اُسكُرُوا اُسكُرُوا بِھٰذَا الرَّاح
رَاحَۃٌ لِلقُلُوبِ وَالاَروَاح
اُرقُصُوا اُرقُصُوا بِرَقصٍ خَاص
اَلطَّوَافُ الطَّوَافُ بِالاِخلَاص
لَاتَخَافُوا بِلَومَۃِ اللَّائِمِ
لَومَۃُ اللَّائِمِ لَنَا نَاعِمِ
طَوَّلَ اللّٰہُ عُمرَ لَائِمِنَا
ضَاعَفَ اللّٰہُ اَجرَنَا عِمِنَا

فیض تہندوی بہ ہر طرف واتت
عالمس پیٹ چھ حق تہند ثابت
رحمتاہ دوستن یہ سلسلہ آوٗ
دشمنن کتو بلا تہ زلزلہ آوٗ
قہر کوی زلزلہ کڈن بیلہ نوٗن
سار بار از زمین نن بنو بنو
با خدا! زندگی تہندوی شان
از خودی بیون تہنز طریق تہ زان
تریش چیتۂ ہمیشہ زیں دریا
شاوک پیدیو تمام اے عرفا
نشہ رٹ نشہ اُت شرابس آو
بیہ راحت دلن تہ روحن ژاوٗ
وجد و حالاہ کریو نژیو ای خاص
اتھ دیو گنتھ ہمیشہ از اخلاص
یم ملامت کرن تہند چھو نہ غم
اسہ ملامت دِس چھو کن مرہم
یم ملامت کرن سلامت تم
رٹ جزا حق دیکھ چھ یم منعم!

لَيْسَ فِي الْعَالَمِ لَنَا اَعْدَا — عالمس منز چھو نہ مرد دشمن کانہہ
غَيْرُ نَفْسٍ شَرِيرَةٍ وَهَوَا — چھوم مگر نفس و میل اے آگاہ
اَلْجِهَادُ جِهَادُنَا الْاَكْبَر — سیت نفس ہمیشہ تھاو ژرہ ہر
خَتَمَ اللّٰهُ رَبُّنَا بِظَفَر — اتھ جہادس وناں چھی اکبر
يَنْبَغِي عِنْدَ اَهْلِ طُرُقٍ خَاص — یس اکس آسہ از غرض دل صاف
اِسْمُ هٰذَا رِسَالَةُ الْاِنْصَاف — بیتھ رسالس لقب وَن انصاف
هٰذَا الْاِسْمُ الْمُكَرَّمُ الْاٰخِر — کر شمار از رسالت انصاف
كَانَ تَارِيخُهَا عَلَى الظَّاهِر — نیرہ تاریخ ختم چھویہ خلاف
اَلسَّلَامُ عَلٰى تَوَابِعِهَا — دیھ سلاماہ تمس چھیہ یس تابع
وَالْهَلَاكُ عَلٰى مَوَانِعِهَا — بذ ہلاکت بہ مردم مانع

منقبت شریف

از: حضرت مرزا اکمل الدین رح

شکر للہ کہ از مریدانم — غیر از و دیگری نمیدانم
غیر ازیں شاہ کس نمیدانم — ذکر یا شاہ ہر زماں خوانم
اندریں آستان غلامم من — مدح خوانش بہ صبح شام من
تا بود جاں ثنائے او گویم — جاں نثارم رضائے او جویم
اہل کشمیر را پناہ است او — رہبر خلق تا الہ است او

ہر چہ در من ہمہ از ایشان است
وقف عشقش مرا دل و جان است

تن من مسجد است بانی اوست
شاہ ہمدان علی ثانی اوست

گرچہ من بندۂ گنہگارم
لیک داغ تو بر جبین دارم

نے چو من مخلصی سزا ہم
ہفت پشتی غلام درگاہم

باطنم زندگی ز نامش یافت
بندہ زاں رتبۂ غلامش یافت

من کہ دائم وظیفہ خوار توام
از غلاماں داغدار توام

پشت در پشت از غلامانم
از نمک پروران احسانم

خود چہ حاجت بود بشرح و بیان
ہمہ دانی تو اے شہ ہمدان

پیر من حضرت امیر توئی
پیر پیران بے نظیر توئی

قمری آساست از گہ زادن
طوق شوق تو زیب گردن من

بندہ تاجدار ہفت اورنگ
بر در غیر ننگ باشد ننگ

جز در دیگرے نمیدانم
خواہ میخواہ خواہ میرانم

تو کہ وارث بہ شیخ کبرائی
نور اسلام پور زہرائی

باری اے شہ تو ہم سگ خود را
نظر لطف و رحمت فرما

گر بد ہستم و گرچہ نیک ہستم
ہر چہ ہستم ازاں تو ہستم

چشم دارم ز لطف چوں تو امیر
کہ بگاہ پسین و آں اخیر

دارہانی ز باد شیطانم
تازہ داری چراغ ایمانم

الملک الدین غلام ایشان است
نام ایشان بہ جسم و جان است

کمترین از ہمہ مریدانم
بر مریدان او ثنا خوانم

منقبت شریف
از: واعظ

ثانی شیر خدا کیست امیر ہمدان
بانی دین ہدا کیست امیر ہمدان

نائب شاہ رسل مالک فردوس و سبل
حاکم ارض و سما کیست امیر ہمدان

خاور روی زمیں ماہ جبیں در یقین
مطلع صبح رجا کیست امیر ہمدان

کوکب برج سیادت بہ نسب پور شہاب
پرتو نور خدا کیست امیر ہمدان

شاہبازی بہ جہاں کردہ نوبت چو عبور
طائر اوج علا کیست امیر ہمدان

مظہر سر علی منبع احسان و کرم
مصدر فیض و عطا کیست امیر ہمدان

واعظا چشم خلاصی است اگر جرمت بیش
شافع یوم جزا کیست امیر ہمدان

منقبت شریف
از: حضرت علامہ اقبال

سید السادات سالار عجم
دست او معمار تقدیر امم

تا غزالی درس اللہ ہو گرفت
ذکر و فکر از دودمان او گرفت

مرشدِ آں کشورِ مینو نظیر | پیرِ درویش و سلاطین را مشیر
خطہ را آں شاہ دریا آستین | داد علم و صنعت و تہذیب دین
آفرید آں مردِ ایرانِ صغیر | با ہنر ہائے غریب و دلپذیر

یک نگاہ او کشاید صد گرہ
خیز و تیزش را بدل راہی بدہ

منقبت حضرت امیرؒ از چیلی

قبلۂ عاشقان پیرِ من است | کعبۂ عارفان پیرِ من است
مالکِ ملک تاجدارِ جہاں | نامورِ حکمران پیرِ من است
عالمِ علمِ ظاہر و باطن | مثلِ پیغمبران پیرِ من است
نورِ دیدۂ وجود آنرور | روحِ جانِ جہان پیرِ من است
گُلِ گلزارِ سیدِ عالم | از رنگ و بو عیان پیرِ من است
آفتابِ سپہرِ کون و مکان | نورِ ایمان و جان پیرِ من است
شمعِ تابان بہ بزمِ ذوق و یقین | ساقیِ سالکان پیرِ من است
چشمۂ فیض زاہد و عابد | بحرِ ہر تشنگان پیرِ من است
رُتبۂ پیر روزِ محشر ببین | غبطۂ مرسلان پیرِ من است
عاشقان را دلیل راہِ یقین | سترِ راہِ گماں پیرِ من است
ہیچکس از درت نہ شد محروم | توشۂ مفلسان پیرِ من است

کارسازِ من فقیرہ و حقیر   چارۂ بیکسان پیرِ من است
جیلی از گوش دل شنواز تن
دلبرِ عاجزان پیرِ من است

منقبت شریف امیر کبیر

از:- درویش قادری

فصل شادی چھو موسم غم دراوُ   عرسِ پاکِ علی ثانی آوُ
داد مشراو غصہ تہ غم تراو   عرسِ پاکِ علی ثانی آوُ
عاشقن انتظار یُور سپن   دُور رُک داغ سینہ دور سپُن
تراو مشتاقہ ون فراقچ گراوُ   عرسِ پاکِ علی ثانی آوُ
جایہ جایہ نسیم فرحت ڈلو   فرحتہ سیت غنچۂ دل فلو
گلشنن منزون چھو صبحک واو   عرسِ پاکِ علی ثانی آوُ
اُزتہ در خانقاہ فیض پناہ   وچھتہ از پیر سند تجلی گاہ
وچھتہ از پیرہ سُند تجلی گاہ   ہیرہ بون کیاہ چھہ رحمتک پیراوُ "
وچھتہ از رحمتک شفاخانہ   گژھتہ غمگین درد مندانہ
داد اندرم پنن طبیبس باوَ   عرسِ پاکِ علی ثانی آوُ
آس اُمید ہیتھ فقیرِ حقیر   چھم خریداریت امیر کبیرؒ
اَزچھُ آمت اُمیدوارن باوُ   عرسِ پاکِ علی ثانی آوُ

عام چھوی از عنایتک دربارہ ۔۔۔ یام یکھ تام نکھ یہ چھوی درکارہ
نا اُمیدی گمان بد مشراو ۔۔۔ عرس پاک علی ثانی آو
کیاہ ژٕہ زانکھ امیرہ شند اکرام ۔۔۔ کیاہ بوٚ زلنے ڈُنت لسند انعام
گنج بخش آو تس مُریدس ناو ۔۔۔ عرس پاک علی ثانی آو
قادری از چھ پریتہ اکس دِلخواہ ۔۔۔ مدح خوانی کبری درگاہ

چھُس پرن منقبت برن چھس چاو
عرس پاک علی ثانی آو

منقبت حضرت امیر کبیرؒ

از:- قادری

وارہ بوزم حال باوہ وارہ وارہ یا امیرؒ
لولہ زخمو دِل مہ کور ہم پارہ پارہ یا امیرؒ
ژالہ کیتھ آتش فراقک نالہ دمہ نا زار زار
سینہ دودمت چھم مہ چانی لولہ نارہ یا امیرؒ
دۄر کینہہ چھُنہ یود انکھ تشریف اَزمیا نوی گرہ
مور مِسکین سلیمان اِعتبارہ یا امیرؒ
یُود ژٕہ چھُی ختلان وطن پھنازہ سالس کاشرن
دَرچہل خانہ ییتھ آکھ آز یک اِشارہ یا امیرؒ

عالمِ ملکوت تہ جبروت تہ لاہوت ہم
طے کورتھ تہ عالمس فیوژکھ ترہ بارہ یا امیرؒ

آسمانس دینہ کس پیٹھ ماہِ تابان سون چھکھ
یار تہ اولاد چھی شوبان ستارہ یا امیرؒ

دِنہ اک بَر اسپِ ولایت در رہِ دین تیز رَو
قربہ کے میدانِ خاصہ شہسوارہ یا امیرؒ

گنج بخشس نش بو پرارے نتہ شیخ العالمس

زارہ پارہ کر پران روزہ زارہ یا امیرؒ
شکر للّٰہ اورہ کر ہم چان گارہ یا امیرؒ
منتظر روزت ہمس کن کر نظارہ یا امیرؒ

یُدلیاقت چانہ عشقچ پورہ کینہہ آسمنہ میہ
قادری چانس برس احا فکس تل پاامید
دارہ بوزم حال بادہ وارہ وارہ یا امیرؒ

منقبت حضرت امیر کبیرؒ

از:- درویش قادری

دِلا دروازہ غیرن ہُند مہ کر یاد
امیرس شوبہ برتل سانو فریاد

بیس نش کر گژھو غمگین دلشاد
امیرس شوبہ برتل سانو فریاد

دِچُم کس نش مہ واتم غمگساری
اَنِم نفس زُتس غمخوار ساری

بگر می محبت کور دلن داد
امیرس شوبہ برتل سانو فریاد

مہ لوٗد از تام راہِ خیر رادُم
دِلس اندر امید غیر تھاوم

مگر آخر بغیرت پیوم استاد
امیرس شوبہ برتل سانو فریاد

گژھو نا خانقاہِ فیضِ درگاہ
سموتہ برانت ہیتہ شام وسحر گاہ

پچھو ہنز تَت وتی اندر پھلن یاد
امیرس شوبہ برتل سانو فریاد

یتی جاری چھوم فیض خدائی — یمی برانچ ہرم لازم گدائی
یمی کن گوس پریتھ دروازہ آزاد — امیرس شوبہ برتل سانو فریاد
علی ثانیس ون کیاہ ونن پیچھی — تھوت کن مرشدہ حق ہنن پیچھی
عنایت زان ساروی باو رُوداد — امیرس شوبہ برتل سانو فریاد
امیرن یوت اوس کر آس پانے — یوہے چھم برسعادت بوڈ نشانہ
سعادت خوش عقیدن چھی دوان ناد — امیرس شوبہ برتل سانو فریاد
فقیریت چھہ لبنہ پادشاہی — یتی چھی جلوہ لطف الٰہی
خراب احوال یت یت نیرہ آباد — امیرس شوبہ برتل سانو فریاد
یتی چھی اولیاء از جمع ساری — کریت مجلس چھہ روشن شمع ساری
چھو ہاوان جلوہ لطفک شاہ ہمدان — امیرس شوبہ برتل سانو فریاد
یوہے مرشد یوہے ہادی یوہے پیر — امی اسلام گور روشن بہ کشمیر
یوہے زانن امیر ملک ارشاد — امیرس شوبہ برتل سانو فریاد
امیر از چھوی بہت ہر تخت العام — لین چھی فیض ہمتند خاص تہ عام
توقع ساری ہمتند چھہ امداد — امیرس شوبہ برتل سانو فریاد
یہی وت قادری انہ چھے مناسب — امیرس پیر بزیر در مناقب

یہے رژ فکر زانتہ ذکر اوراد
امیرس شوبہ برتل سانو فریاد

منقبت از قاری

ای بادِ نسیم تیز پرواز | از بہر خدا بیا بہ پرواز
کن عزم سفر بسوی ختلان | در بارگہ امیر ہمدان رح
کانجا چو رسی نجم در آئی | تعظیم و ادب بجان نمائی
حلقہ در او بدست گیری | با نعرہ بخوان کہ ای ظہیری
ثانی علی و شاہ ہمدان | در گوش کن این نام الشان
فرزند علی و آل طٰہٰ | دلبند حسین و پور زہرا
دست بستہ سلام من بگوئی | بس درد مرا دوا بجوئی
شاہا بغلام در گہِ خویش | افگن نظری مرانم از پیش
در تاب و تبم بہ بے قراری | جان بر لبم آمدہ بہ خواری
خوار و خجلم ز بادِ عصیان | تا کے بود حال من پریشان
بر قولی و فعلیم تو منگر | بر رحمت و عفو خویش بنگر
زین درد و الم رہا ہیم دہ | بر درد دروں توم ہمے نہ
روزِ ازلم قلم نوشتہ | بر لوح ازل سگ شہنشہ
ہستم سگ داغدار شاہا | نظری بر این گدای خود را
اے چارہ گرِ مرید بدکار | وی یاور و یار این نمکخوار
وقتِ مدد است سیدِ ما | کن دستِ مدد دراز بر ما

این وقت کہ وقت دستگیری | بستم بدہ و ما امیری
مرسوم شہان جود و احسان | کردند عفو بر غلامان
از بہر نبیؐ عنایتم کن | وز لطف و کرم حمایتم کن
ای بحر کرم در کرم را | للہ کن باز برایں گدا را
گر عفو کنی بحال زارم | باشم دو جہان رستگارم

کاخر سگ درگہ تو قاری
محفوظ بکن بہ فیض جاری

منقبت شاہ ہمدانؒ

از:۔ افضل

صد شکر سوئی یزدان | آمد امیر ہمدانؒ
رُو شد بلا ز دردال | آمد امیر ہمدانؒ
عالم سیٹھاہ چھو مسرور | غم ہم الم گژھن دُور
رحمت زحق چھ ارزاں | آمد امیر ہمدانؒ
گلشن تہ گل فراست آلی | کتور یا غنی ژالی
بلبل تہ نالہ دیوان | آمد امیر ہمدانؒ
آدی صبا وتان آو | دادی بلن ژلن تاو
شادی کران مسلمان | آمد امیر ہمدانؒ

از تھاویم گوش نادن — حاصل کرم مرادن
کرہس بہ کلہ قربان — آمد امیر ہمدان رح
چھم آتش لگاش ہاویم — خاکس طلا بناویم
زہرس شکر بناوان — آمد امیر ہمدان رح
از واتہ آغہ سالہ — تراوت یتیوم ملالہ
وتھرس وتن پنن جان — آمد امیر ہمدان رح
از واتہ آغہ مہمان — بیاران چھہ حورہ غلمان
درہ دِہ گرت چھہ ونہ وان — آمد امیر ہمدان رح
از بیہ کھٹہ پیر تختس — عدم حبا بختس
سختس بناوہ آسان — آمد امیر ہمدان رح
وتھ شور جایہ جائے — امنگ سپیز صلائی
مسرور جن وانسان — آمد امیر ہمدان رح
کفرس سپن تزلزل — تن گاش گچھ زوول
فل غنچہ گلستان — آمد امیر ہمدان رح
چھوی افضلو ژی شاباش — حاصل ژی گوی انجمن لگاش

دائم ژہ پیٹھ مہربان
آمد امیر ہمدان رح

منقبت امیر کبیرؒ

از:- سلام

بَرَ در بو آسی بے بال وپَر یا شاہ ہمدان اک نظر
آغو کرم خاکس مہ زر یا شاہ ہمدان اک نظر

چھوک نورِ دیدہ مصطفےٰ پتورِ علے مرتضےٰ
ثانی علی چھوک مشتہر یا شاہ ہمدان اک نظر

فرزند ژہ از خیر النساءؓ دِلبند شاہِ کربلا
ترہ پھیرہ پھیورک در دہر یا شاہ ہمدان اک نظر

کورتھن کفر ژی بے وقار مومن بناوِتھک بے شمار
آزاد کرت جن و بشر یا شاہ ہمدان اک نظر

ہردم وناں چھہ یس یا علی کرتم مہ دِل ژی منجلی
سالم تھوم نورِ بصر یا شاہ ہمدان اک نظر

دربار چانو دار الشفاء چھس داد لد کرتم شفا
یکدم ژلن مہ غم تہ شر یا شاہ ہمدان اک نظر

پیرو عنایت یوز کرک تیر قضا یک دم پھرک
لوح قلم چھوی در حضر یا شاہ ہمدان اک نظر

بخشتم شفا تِ چھم غرض ژی چھوک طبیب ہر مرض

حاذق تزہ چھوک کاسُم مرضَر — یاشاہ ہمدان اک نظر
چھم چانہ دربارِ ح اُمید — پیرِ و کرُم سیہ ہیس سفید

آمت سلام چھوی زیہ در
یاشاہ ہمدان اک نظر

سلام

فراہم کردہ از علی محمد ہمدانی علمبردار

پادشاہا آمدم بہرِ سلام — گوش فرما عرضِ احوالِ غلام
اَلسّلام اَے نُورِ چشمِ مُصطفےٰ — اَلسّلام اَے گلشنِ شیرِ خُدا
اَلسّلام اَے شمعِ جمعِ اولیاءَ — اَلسّلام اَے شافعِ یوم الجزاَ
اَلسّلام اَے نُورِ زہراؑ و بتولؑ — اَلسّلام اَے مخزنِ علمِ رسولؐ
اَلسّلام اَے دُرِ دریائی کرم — اَلسّلام اَے مغنی اُمم
اَلسّلام اَے شاہسوارِ علم و دین — اَلسّلام اَے نغمۂ علم الیقین
اَلسّلام اَے شاہِ ہمدانُ السّلام — اَلسّلام اے ماہِ تاباں السّلام
اَلسّلام اَے طلعتِ عالم کارِ تو — اَلسّلام اَے دفعِ ظلمت بارِ تو
اَلسّلام اَے قبلۂ ایمانِ من — اَلسّلام اے شد فدایت جانِ من

باز در حجرہ خراماں نہ قدم — باز بر خوان سورۂ نون والقلم
تا یکے اے ماہِ من خلوت نشین — باز با اصحاب یک ساعت نشین

سوختم از نارِ درد و اشتیاق
الفراق اے شاہ ہمدان الفراق

چو شد از گاہ احمد خاتم دین
ز ہجرت ہفت صد و سبت و ثمانین
برفت از عالم فانی بہ باقی
امیر ہر دو عالم آل یٰسین

ہر فیض کہ در سابقۂ ہر دو جہانست
در پیروی حضرت شاہ ہمدانست
شاہ ہمداں بلکہ شہنشاہ جہانست
اے خاک بر آں دیدہ کہ در ریب و گمانست

حضرت شاہ ہمدان کریم
آیۂ رحمت ز کلام قدیم!
گفت دم آخر تاریخ شد
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت نبیؐ

از:- علامہ اقبالؒ

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آب گینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجرؒ و سلیمؒ تیرے جلال کی نمُود
فقرِ جنیدؒ و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجُود بھی حجاب

منقبت امیر کبیرؒ (از پیر غلام محمد عنایتی)

اُمی کاشرین کرُ ترہ تحفہ عطا
مُبارک عَلمِ از رسولِ خُدا
پرُیو دمدم حمد و شکر و ثنا
کرُن کعبۂ ثانیس بیتہ بنا
تریم فتحیہ یُس پری شوقہ سان
سو روزی زہرا بتلا درہ امان
پمت عالمان حیرتس یک قلم
وچھک شرحِ پاکِ فصوص الحکم

سیٹھاہ شاد و خرم چھ اہل سلوک
وچھوک یلہِ کتاب ذخیرۃ الملوک
از عنایات بانیٔ اسلامؒ
شاد و خرم عنایتی بدوام

منقبت شریف

از:- تائب

ایکہ چوں ماہِ نو از اوجِ علا آمدہ
سر بقربان کنمت عید الضحیٰ آمدہ
راہ رسمت ہمہ بادشاہ و گدا لطف عطا
نازم از بدلِ کرم فضل خدا آمدہ
ہمہ لبیک زنان در حرم حرمت تو
نورِ حق در نظر اہلِ صفا آمدہ
شد بہ گل گشت تو سرسبز ہمہ روئے زمیں
اے خوشا آبِ بقا ابرِ سخا آمدہ
گل شد از رایحہ آمدنت غنچۂ دل
حبذا باغ سخا بادِ صبا آمدہ
ما فقیریم ز تو خیر دو عالم خواہیم

زانکہ در جوہ امید امیرالامراء آمدۂ

حال ہر کس ہمہ دانی کہ تو ہستی ہمہ داں

آگہ از راز دل شاہ و گدا آمدۂ

گشت از آمدنت دیدہ تائب روشن

عین لطف است و عنایت کہ بما آمدۂ

(تمت بالخیر)

اراکین انجمن خادماں ہمدانیہ زیارت شاہ ہمدانؒ سرینگر

صدر: پیر علی محمد ہمدانی علمبردار
نائب صدر: پیر غلام محمد ہمدانی عنایتی
جنرل سیکرٹری: میر سید مشتاق ہمدانی
سیکرٹری: لیسین زہرہ علمبردار
جوائینٹ سیکرٹری: حاجی عزیز الدین ہمدانی
خزانچی: میر سید احمد شاہ ہمدانی
اکاونٹنٹ: منشی غلام حسن ہمدانی
آرگنائیزر: ماسٹر غلام احمد زہرہ ہمدانی

مجلس مشاورت:-

پیر زادہ محمد یاسین ہمدانی ۔ میر سید غلام نبی ہمدانی ۔ پیر غلام حسن ہمدانی
محمد عبداللہ شاہ ہمدانی ۔ پیر زادہ محمد شریف (عنایتی) ہمدانی ۔ میر سید محمد سعید ہمدانی
حافظ ہدایت اللہ بانڈے ۔ غلام رسول بابا ہمدانی ۔ علی محمد ہمدانی (بزاز)

شعبۂ نشر و اشاعت:

پیر علی محمد ہمدانی علمبردار ۔ ماسٹر غلام احمد ہمدانی (زہرہ) ۔
حافظ ریاض احمد ہمدانی ۔ پروفیسر محمد یوسف بابا ہمدانی
حافظ ہدایت اللہ بانڈے ۔ میر سید مشتاق احمد ہمدانی
لیسین زہرہ علمبردار ۔ منظور احمد عنایتی ۔ پیر زادہ محمد اشرف عنایتی